ارشاد باری تعالیٰ

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰہِ
کَمَنۡۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ
وَمَاۡوٰىہُ جَہَنَّمُ ؕ
وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ○
(آل عمران:163)

ترجمہ: کیا وہ جو اللہ کی رضا کی پیروی کرے اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو اللہ کی ناراضگی لے کر لوٹے اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ تو بہت بُری لوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 1-2

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

13-6 /جمادی الاوّل 1441 ہجری قمری ● 2-9/صلح 1399 ہجری شمسی ● 2-9/جنوری 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/جنوری 2020 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے
کیونکہ خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے
وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہوجاتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدائے تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہوجاتا ہے۔ وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ نادان سوچیں کہ دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اور اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کا تقدم اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر جو کلمہ دعائیہ ہے اس امر کی خاص تشریح کر رہا ہے۔ غرض عادت اللہ ہم یونہی دیکھ رہے ہیں کہ وہ خلق اسباب کر دیتا ہے۔ دیکھو پیاس کے بجھانے کے لئے پانی اور بھوک مٹانے کیلئے کھانا مہیا کرتا ہے مگر اسباب کے ذریعہ۔ پس یہ سلسلہ اسباب یونہی چلتا ہے اور خلق اسباب ضرور ہوتا ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ کے یہ دو نام ہی ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمد احسن صاحب نے ذکر کیا تھا کہ کَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا (النساء:159) عزیز تو یہ ہے کہ ہر ایک کام کر دینا اور حکیم یہ کہ ہر ایک کام کسی حکمت سے موقع اور محل کے مناسب اور موزوں کر دینا۔ دیکھو نباتات، جمادات میں قسم قسم کے خواص رکھے ہیں۔ تربدہی کو دیکھو کہ وہ ایک دو تولہ تک دست لے آتی ہے، ایسا ہی سقمونیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر تو قادر ہے کہ یونہی دست آجائے یا پیاس بدوں پانی ہی کے بجھ جائے مگر چونکہ عجائبات قدرت کا علم کرانا بھی ضروری تھا۔ کیونکہ جس قدر واقفیت اور علم عجائبات قدرت کا وسیع ہوتا جاتا ہے اسی قدر انسان اللہ تعالیٰ کی صفات پر اطلاع پا کر قرب حاصل کرنے کے قابل ہوتا جاتا ہے۔ طبابت، ہیئت سے ہزارہا خواص معلوم ہوتے ہیں۔

خواص الاشیاء کا ہی نام علم ہے

علوم ہیں ہی کیا؟ صرف خواص الاشیاء ہی کا تو نام ہے۔ سیارہ، ستارہ، نباتات کی تاثیریں اگر نہ رکھتا تو اللہ تعالیٰ کی صفت علیم پر ایمان لانا انسان کے لئے مشکل ہوجاتا۔

یہ ایک یقینی امر ہے کہ ہمارے علم کی بنیاد خواص الاشیاء ہے۔ اس سے یہ غرض ہے کہ ہم حکمت سیکھیں۔ علوم کا نام حکمت بھی رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا: وَمَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَۃَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ خَیۡرًا کَثِیۡرًا (البقرۃ:270)

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کا مقصد

پس اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کا مقصد یہی ہے کہ اس دعا کے وقت ان لوگوں کے اعمال، اخلاق، عقائد کی نقل کرنی چاہیے جو مُنۡعَمۡ عَلَیۡھِمۡ ہیں۔ جہاں تک انسان سے ممکن ہو عقائد، اخلاق اور اعمال سے کام لے۔ اس امر کو تم مشاہدہ میں دیکھ سکتے ہو کہ جب تک انسان اپنے قویٰ سے کام نہیں لیتا وہ ترقی نہیں کرسکتا یا ان کو اصل غرض اور مقصود سے ہٹا کر کوئی اور کام ان سے لیتا ہے جس کے لئے وہ خَلق نہیں ہوئے تو بھی وہ ترقی کی راہ میں نہ بڑھیں گے۔

اگر آنکھ کو چالیس روز بند رکھا جاوے تو اس کے دیکھنے کی طاقت سلب ہوجاوے گی۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ پہلے قویٰ کو ان کے فطرتی کاموں پر لگاؤ تو اور بھی ملے گا۔ ہمارا اپنا ذاتی تجربہ ہے کہ جہاں تک عملی طاقتوں سے کام لیا جاوے اللہ تعالیٰ اس پر برکت نازل کرتا ہے۔ مطلب یہی ہے کہ اول عقائد، اخلاق، اعمال کو درست کرو۔ پھر اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا مانگو تو اس کا اثر کامل طور پر ظاہر ہوگا۔

امت مرحومہ کے کہنے کی وجہ

خاص طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُمّت مرحومہ ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئی ہے کہ جس کے لئے آفات پیدا ہونے لگی ہیں۔ انسان کی حرکت گناہوں اور معاصی کی طرف ایسی ہے جیسے کہ ایک پتھر نیچے کو چلا جاتا ہے۔ اُمت مرحومہ اس لئے کہلاتی ہے کہ معاصی کا زور ہوگیا۔ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ظَھَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ (الرّوم:42) اور دوسری جگہ فرمایا: یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِھَا (الرّوم:20) ان سب آیات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے دو نقشے دکھائے ہیں۔ اول الذکر میں تو اس زمانہ کا جبکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت بھی چونکہ دنیا کی حالت بہت ہی قابل رحم ہوگئی تھی۔ اخلاق، اعمال، عقائد سب کا نام ونشان اٹھ گیا تھا اس لئے اس امت کو مرحومہ کہا گیا۔ کیونکہ اس وقت بڑے ہی رحم کی ضرورت تھی اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء:108)

قابل رحم اس شخص کو کہتے ہیں جسے سانپوں کی زمین پر چلنے کا حکم ہو۔ یعنی خطرات عظیمہ اور آفات شدیدہ درپیش ہوں۔ پس اُمت مرحومہ اس لئے کہا کہ یہ قابل رحم ہے۔ جب انسان کو مشکل کام دیا جاتا ہے تو وہ مشکل قابل رحم ہوتی ہے۔ شرارتوں میں تجربہ کار، بداندیش خطا کاروں سے مقابلہ ٹھہرا اور پھر اُمّی جیسے حضرت نے فرمایا کہ ہم اُمّی ہیں اور حساب نہیں جانتے پس اُمّیوں کو شریر قوموں کا مقابلہ کرنا پڑا جو مکائد اور شرارتوں میں تجربہ کار تھے، اس لئے اس کا نام اُمت مرحومہ رکھا۔ مسلمانوں کو کس قدر خوش ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قابل رحم سمجھا۔ پہلے واعظ انبیاء ایسے وقتوں میں آتے تھے کہ لوگ مکائد سے واقف نہ ہوتے اور بعض اپنی ہی قوم میں آتے تھے لیکن اب لوگ مکائد اور دنیا کے علوم وفنون اور فلسفہ وسائنس میں پکے ماہر ہیں اور راستبازوں کو اس جہان کے ظاہری علوم اور مادی عقلوں سے اور ان کے پیچ در پیچ منصوبوں اور داؤں سے بہت کم مناسبت ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اے عیسیٰؑ! میں تیرے بعد ایک اُمت کو پیدا کرنے والا ہوں جو نہ عقل رکھے گی اور نہ علم۔ یعنی اُمّی ہوگی۔ آپ نے عرض کی یَا رَبِّ کَیۡفَ یَعۡرِفُوۡنَکَ؟ اے اللہ! جبکہ وہ علم اور عقل سے بہرہ ور نہ ہوں گے تو تجھے کیونکر پہچانیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا علم اور عقل دوں گا۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 106 تا 109، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں، روحانیت میں ترقی کریں اور ہر پہلو سے جائزہ لے کر اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کے اندر وہ روحانی انقلاب برپا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیارے متبعین میں دیکھنا چاہتے تھے

ہر احمدی کا فرض ہے کہ آپ کی تعلیمات سے اچھی طرح واقفیت حاصل کرے اور ان پر خود بھی عمل پیرا ہو اور اپنے اہل وعیال کو بھی ان پر عمل کی نصیحت کرتا رہے

مجلس انصار اللہ جرمنی کے اجتماع 2019ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ کے بعد خلافتِ احمدیہ کے بابرکت نظام سے وابستہ فرمایا۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ آپ کی تعلیمات سے اچھی طرح واقفیت حاصل کرے اور ان پر خود بھی عمل پیرا ہو اور اپنے اہل وعیال کو بھی ان پر عمل کی نصیحت کرتا رہے۔ حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو مختلف وقتوں میں جو نصائح فرمائی ہیں وہ کشتیٔ نوح، ازالہ اوہام، رسالہ الوصیت اور آپ کی دیگر کتب اور ملفوظات میں درج ہیں۔ آپ محبتِ الٰہی، توبہ نصوح، پاکیزگی، حقیقی نیکی، امن اور صلاحیت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی خاص تاکید فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے پیارے متبعین کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر اُن کا قدر کرے۔ اُن سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دُور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرا کینہ اور بُغض اُن سے نہ رکھے۔‘‘

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لیے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور اُن کا اتفاق اسلام کے لیے برکت وعظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لیے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لیے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لیے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لیے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اُس قدّوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور اُن کی آلودگی کے ازالہ کے لیے رات دن کوشش کرتا رہوں اور اُن کے لیے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدائے تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور اُن کے لیے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روح خبیث کی تکفیر سے اُن کی نجات چاہوں کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ اُن کی زندگی کے لیے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور اُن کے لیے خدائے تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح اُن کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن کے لیے کہ جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے اور اپنی قدرت دکھانے کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 560 تا 562)

پس اجتماع کے ان ایام میں بھی اور گھروں میں لوٹنے کے بعد بھی ان تعلیمات کو یاد رکھیں۔ ان کا بار بار مطالعہ کرتے رہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں۔ روحانیت میں ترقی کریں اور ہر پہلو سے جائزہ لے کر اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کے اندر وہ روحانی انقلاب برپا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیارے متبعین میں دیکھنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی پیاری جماعت کے لیے دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20 راگست 2019)

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: اے۔ شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

خطبہ جمعہ

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابہ حضرت یزید بن ثابت، حضرت مُعَوِّذ بن عَمرو بن جَمُوح اور حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہم کی سیرت مبارکہ کا بیان

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم : وفات پانے والوں کا احترام

لنگڑاہٹ کے باوجود حضرت عَمرو بن جَمُوحؓ کا جنگ میں شامل ہونے کا جوش اور آپ کے شہید ہونے کا ذکر

جنگِ اُحد میں اونگھ نازل ہونے کا واقعہ اور اَمَنَۃً نُّعَاسًا کی تفسیر

ایک یہودی عورت کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر آلود گوشت کھلانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بعد بھی بھرپور زندگی گزارنے کا بیان

مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب آف راجن پور اور مکرم عطاء الکریم مبشر صاحب ابن میاں اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ حال کینیڈا کی وفات

مرحومین کا ذکر خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 نومبر 2019ء بمطابق 29 نبوّت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (سرے) یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

حضرت یزید بن ثابتؓ ایک بدری صحابی تھے ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو مالک بن نَجَّار سے تھا۔ حضرت یزیدؓ کے والد کا نام ثابت بن ضَحَّاک اور والدہ کا نام نَوار بنت مالک تھا۔ حضرت یزید حضرت زید بن ثابتؓ کے بڑے بھائی تھے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ المجلد الثانی صفحہ 137 ''زید بن ثابت'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء) (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ المجلد الرابع صفحہ 677 ''یزید بن ثابت'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

اور حضرت یزید بن ثابت نے دُبَیَّہ بنت ثابت سے شادی کی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ، جزء 3 صفحہ 254 ''ثابت بن خالد'' دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

اور یہ بھی ان کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت یزید بن ثابتؓ غزوہ بدر اور احد دونوں میں شامل ہوئے تھے۔

حضرت یزید بن ثابتؓ کی شہادت 12 ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ کے روز ہوئی جبکہ ایک دوسرے قول کے مطابق جنگِ یمامہ کے روز انہیں ایک تیر لگا تھا اور واپسی پر راستے میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب المجلد 4 صفحہ 132 ''یزید بن ثابت'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء) (کتاب الثقات لابن حبان جلد 1 صفحہ 468، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

حضرت یزید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ظاہر ہوا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہ بھی کھڑے ہو گئے۔ وہ سب کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ گزر گیا۔

(سنن النسائی کتاب الجنائز بَابُ الْأَمْرِ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ حدیث 1920)

یہی واقعہ ایک اور روایت میں تفصیل کے ساتھ اس طرح بیان ہوا ہے۔

حضرت یزید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہ کے ہم راہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ظاہر ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور آپؐ کے صحابہ بھی تیزی سے کھڑے ہو گئے۔ وہ تب تک کھڑے رہے جب تک جنازہ گزر نہ گیا۔ حضرت یزیدؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مَیں نہیں سمجھتا کہ آپؐ کسی تکلیف یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھڑے ہوئے تھے اور میرا خیال ہے کہ وہ کسی یہودی مرد یا عورت کا جنازہ تھا اور ہم نے آپؐ سے آپؐ کے کھڑے ہونے کی وجہ بھی دریافت نہ کی۔ (المصنف لابن ابی شیبۃ مترجم جلد 3 صفحہ 732 کتاب الجنائز باب مَنْ قَالَ يُقَامُ لِلْجَنَازَةِ إِذَا مَرَّتْ حدیث 12030، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

پھر حضرت یزید بن ثابتؓ سے ایک اور روایت ہے کہ وہ لوگ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہ سنن نسائی کی ہے۔ حضرت یزید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ آپ نے ایک نئی قبر دیکھی (یہ ایک اَور واقعہ ہے۔ ایک دوسرا واقعہ بیان ہو رہا ہے) کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ آپؐ نے ایک نئی قبر دیکھی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں قبیلے کی لونڈی کی قبر ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہچان لیا۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ وہ دوپہر کے وقت فوت ہوئی تھی اور آپؐ اُس وقت قیلولہ فرما رہے تھے۔ ہم نے آپؐ کو اس وجہ سے اٹھانا پسند نہیں کیا کہ آپ آرام کر رہے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بندی کی اور آپؐ نے اس پر چار تکبیریں کہیں یعنی اس قبر کے اوپر ہی آپؐ نے صفیں بنوا کے جنازہ پڑھا۔ پھر فرمایا کہ جب تک مَیں تمہارے درمیان ہوں جو بھی تم میں سے فوت ہو اس کی خبر مجھے ضرور دو کیونکہ میری دعا اس کے لیے رحمت ہے۔

(سنن النسائی کتاب الجنائز بَابُ الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ حدیث 2022)

اسی طرح یہ روایت مسلم اور سنن ابوداؤد اور ابن ماجہ میں بھی ہے۔ ابن ماجہ میں اس طرح تفصیلاً بیان ہوا ہے کہ حضرت یزید بن ثابتؓ نے بیان کیا اور وہ زید سے بڑے تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب آپ جنت البقیع میں پہنچے تو وہاں ایک نئی قبر تھی۔ آپؐ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ فلاں عورت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا تم نے مجھے اس کے متعلق کیوں خبر نہ دی۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپؐ دوپہر کو آرام فرما رہے تھے۔ آپ روزے سے بھی تھے۔ ہم نے پسند نہ کیا کہ آپ کو تکلیف دیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا فعل نہ کرو جو مَیں نہیں جانتا۔ یعنی مَیں نے تو کبھی نہیں ایسا کہا۔ تم میں سے جو کوئی بھی فوت ہو جب تک مَیں تمہارے درمیان ہوں مجھے اس کے بارے میں ضرور اطلاع کیا کرو کیونکہ اس پر میری دعا اس کے لیے باعثِ رحمت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف بنائی اور آپؐ نے اس پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ حدیث 1528)

صحیح بخاری کی ایک روایت ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون کے متعلق روایت مروی ہے۔ یہ قبر پہ جنازہ پڑھنے کے بارے میں ہے جس میں یہ بیان ہے کہ وہ مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ خاتون مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ فوت ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے چند روز نہ دیکھا تو آپؐ نے اس خاتون کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ فوت ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کیا تم نے مجھے اس کی اطلاع نہیں دینی تھی۔ اس عورت کی قبر کا پتا بتاؤ۔ چنانچہ آپؐ اس عورت کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کا جنازہ پڑھا۔ (صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب کنس المسجد والتقاط الخرق...... حدیث 458) (صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب الخدم للمسجد حدیث 460)

سنن ابن ماجہ کی شرح اِنْجَازُ الْحَاجَۃ کا مصنف لکھتا ہے کہ یہ ایک سیاہ فام خاتون تھی جس کا نام امام بیہقی نے اُمِّ مِحْجَنْ بیان کیا ہے اور ابنِ مَنْدَہ نے اس کا نام خَرْقَاء بیان کیا ہے اور صحابیاتؓ میں سے اس کو شمار کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خرقاء اس خاتون کا نام ہو اور اُمِّ مِحْجَنْ اس کی کنیت ہو۔ یعنی دونوں نام صحیح ہیں۔

(انجاز الحاجۃ شرح سنن ابن ماجۃ جلد 4 صفحہ 332، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصلاۃ علی القبر حدیث 1527، دار النور اسلام آباد 2011ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت مُعَوِّذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ۔ حضرت مُعَوِّذ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو جُشَم سے تھا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 470، الانصار و من معھم/ من بنی جشم، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت مُعَوِّذؓ کے والد کا نام عَمرو بن جَمُوح اور ان کی والدہ کا نام ہند بنت عَمرو تھا۔ حضرت مُعَوِّذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ اپنے دو بھائیوں حضرت مُعاذؓ اور حضرت خَلّادؓ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اس کے علاوہ یہ غزوۂ احد میں بھی شامل ہوئے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد ثالث صفحہ 426-427 واخوہ مُعَوِّذ بن عَمرو۔ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2012ء)

حضرت مُعَوِّذ بن عَمروؓ کے والد وہی عَمرو بن جَمُوح ہیں جن کو ان کے بیٹوں نے ان کی لنگڑاہٹ کی وجہ سے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے بدر میں شامل نہیں ہونے دیا تھا۔ اس کا ذکر مَیں پہلے بھی ایک دفعہ خطبے میں کر چکا ہوں مختصراً بتا دوں کہ جب احد کا موقع آیا تو حضرت عمرو بن جَمُوحؓ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ بدر کے موقعے پر تم نے مجھے جنگ پہ جانے نہیں دیا تھا لیکن اب میں ضرور جاؤں گا۔ احد کی جنگ میں تم مجھے روک نہیں سکتے۔ ان کے بیٹوں نے بہتیرا کہا کہ آپ کی ٹانگ خراب ہے۔ آپ پہ تو جنگ ضروری بھی نہیں ہے۔ ایسے حالات میں فرض نہیں ہے لیکن حضرت عَمرو بن جَمُوحؓ نہیں مانے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! میرے بیٹے میرے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے جنگ میں مجھے شامل ہونے سے روک رہے ہیں لیکن میں آپؐ کے ساتھ جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا کہ جہاں تک تمہارا تعلق ہے تمہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے اور تم پر اس وجہ سے جہاد فرض نہیں ہے لیکن پھر آپؐ نے انہیں ان کا وہ جوش دیکھ کے، شوق دیکھ کے اجازت بھی دے دی۔ حضرت عمرو بن جَمُوحؓ نے اپنا جنگ کا سازو سامان لیا اور یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا فرما اور مجھے ناکام و نامراد اپنے اہل و عیال کی طرف نہ لوٹانا اور پھر حقیقتاً ان کی یہ خواہش پوری ہوئی اور وہ میدان احد میں شہید ہوئے۔ ان کی شہادت کے بعد ان کی بیوی حضرت ہند نے انہیں اور اپنے بھائی عبداللہ بن عَمرو کو بھی ایک سواری پر رکھا اور ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مَیں نے عَمرو کو جنت میں اپنے لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(اسد الغابۃ جلد 4 صفحہ 195-196 عَمرو بن الجَمُوح، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء)

پھر اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت بِشر بن بَراء بن مَعْرُورؓ ہے۔ حضرت بِشر کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو عبید بن عدی سے تھا اور دوسرے قول کے مطابق بنو سلمہ سے تھا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 471، باب الانصار و من معھم، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن اثیر جلد 1 صفحہ 380، بشر بن البَراء، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

دو مختلف روایتیں بیان کی جاتی ہیں۔

حضرت بِشرؓ کے والد کا نام حضرت بَراء بن مَعْرُور اور والدہ کا نام خُلَیْدَہ بنتِ قَیس تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 291، بِشر بن البَراءؓ، دار احیاء التراث العربی 1996ء)

حضرت بِشر کے والد حضرت بَراء بن مَعْرُورؓ اُن بارہ (12) نقیبوں میں سے تھے جو مقرر کیے گئے تھے اور قبیلہ بنو سَلَمَہ کے نقیب تھے۔ حضرت بَراءؓ ہجرت سے ایک ماہ قبل حالتِ سفر میں فوت ہو گئے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے ان کی قبر پر تشریف لے جا کر چار تکبیرات ادا فرمائیں۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن اثیر جلد 1 صفحہ 365-366، البَراءؓ بن معرور، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

حضرت بِشرؓ اپنے والد کے ساتھ بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اور حضرت بِشر بن بَراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر تیر انداز صحابہؓ میں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بِشرؓ اور حضرت واقد بن عبداللہؓ جنہوں نے مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کی تھی، ان کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا۔ حضرت بِشر غزوہ بدر، اُحد، خندق، حدیبیہ اور خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ الجزء الاول، صفحہ 426، بِشر بن البَراءؓ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 291، بِشر بن البَراءؓ، دار احیاء التراث العربی 1996ء)

عبدالرحمٰن بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بَنُو نَضَلَہ! (بعض روایت میں بنو سلمہ لکھا ہے کہ) تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ جَدِّ بنِ قَیس۔ آپ نے فرمایا کہ اسے کس وجہ سے سردار مانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ ہم سے زیادہ مال دار ہے۔ بڑا امیر آدمی ہے۔ بڑا آدمی ہے اس لیے ہم نے اس کو سردار بنا لیا ہے لیکن ساتھ یہ بھی کہا کہ ہم محض بخل کی وجہ سے اسے معیوب سمجھتے ہیں۔ وہ بڑا بخیل ہے، کنجوس ہے اور اس کی یہ بات ہمیں پسند نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے زیادہ بڑی بیماری کون سی ہے؟ یہ بخیل ہونا تو بہت بڑی بیماری ہے۔ وہ تمہارا سردار نہیں ہے اور اس وجہ سے وہ تمہارا سردار نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! پھر ہمارا سردار کون ہے آپ ہی بتا دیں؟ آپ نے فرمایا کہ بِشر بن بَراء بن مَعْرُورؓ تمہارا سردار ہے جن صحابیؓ کا ذکر ہو رہا ہے۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ یہی تمہارا سردار ہے اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا سردار سفید رنگ والا، گھنگھریالے بالوں والا بِشر بن بَراء بن مَعرور ہے۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ الجزء الاول، صفحہ 426-427، بِشر بن البَراءؓ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 291، بِشر بن البَراءؓ، دار احیاء التراث العربی 1996ء)

حضرت بِشر بن بَراءؓ نے حضرت قُبَیسَہ بنتِ صَیفِی سے شادی کی جس سے ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام عالیہ تھا۔ حضرت قُبَیسَہ نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت بھی کی۔

(الطبقات الکبریٰ الجزء 8 صفحہ 435، قُبَیسَۃ بنت صَیفِیؓ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہود اَوس اور خَزرج کے مقابلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔ آپس میں لڑتے تھے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ یہ نبی جس کی پیش گوئی ہے مبعوث ہونے والا ہے اس کے نام پہ ہمیں فتح عطا کر۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں سے مبعوث فرمایا تو انہی لوگوں نے آپ کا انکار کیا اور جو بات وہ کہا کرتے تھے اس سے انکاری ہو گئے۔ یہی طریقہ ہے ہمیشہ سے انکار کرنے والوں کا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت بِشر بن بَراءؓ اور داؤد بن سلمہؓ نے ان سے ایک دن کہا کہ اے یہود کے گروہ! اللہ سے ڈرو اور اسلام قبول کر لو۔ پہلے تو تم ہم پر محمد نام کے نبی کے ظہور کے ذریعہ فتح مانگتے تھے۔ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ نبی مبعوث ہوگا جس کا نام محمد ہوگا اور اس کی وجہ سے فتح کی دعا کیا کرتے تھے اور ہم شرک کرنے والے تھے۔ حضرت بِشر بن بَراءؓ نے کہا کہ ہم تو ان لوگوں میں شامل تھے جو شرک کرتے تھے اور تم ہمیں یہ باتیں بتایا کرتے تھے اور تم ہمیں یہ بتاتے تھے کہ وہ نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ مبعوث ہوگا اور ہمیں اس کی علامات بتایا کرتے تھے کہ یہ یہ علامتیں ہوں گی۔ اب مبعوث ہو گیا ہے تو اب اس نبی پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ سَلّام بن مِشْکَم یہودی نے جو قبیلہ بنو نضیر میں سے تھا (سلّام بن مِشْکَم یہود کے قبیلہ بنو نضیر کا سردار اور ان کے خزانے کا نگران بھی ہوتا تھا۔ یہ اس عورت زینب بنت حارث کا خاوند تھا جس نے غزوہ خیبر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر آلود گوشت دیا تھا۔ بہرحال) اس نے جواب دیا کہ وہ نبی ہمارے پاس وہ نہیں لے کر آیا جسے ہم پہچانتے ہیں اور نہ آپ وہ نبی ہیں جن کا ہم نے تم سے ذکر کیا تھا۔ ساری علامتیں پوری ہو گئیں جو یہ کہتے تھے۔ کہتے نہیں ہم پر وہ لے کر نہیں آیا جو ہم پہچانتے ہیں۔ ساری علامتیں پوری نہیں ہوئیں اس لیے ہم نہیں مانیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ وَكَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ ۫ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ (البقرۃ:90) یعنی اور جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس ایک ایسی کتاب آئی جو اس (تعلیم) کی جو ان کے پاس تھی تصدیق کر رہی تھی جبکہ حال یہ تھا کہ اس سے پہلے وہ ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے کفر کیا (اللہ سے) مدد مانگا کرتے تھے۔ پس جب وہ ان کے پاس آ گیا جسے انہوں نے پہچان لیا تو (پھر بھی) اُس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہو۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 381، ما نزل من البقرۃ فی المنافقین و یھود، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 512، غزوۃ سویق، صفحہ 698، قصۃ الشاۃ المسمومۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جلد 2 صفحہ 325 باب کاھنہ قریش، مکتبہ ابن تیمیہ 1990ء)

حضرت زبیر بن عوامؓ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ احد کا رخ پلٹا تو مَیں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پایا۔ جب ہم سب بدحواس اور خوف زدہ تھے اور ہم پر نیند نازل کر دی گئی۔ ایسی حالت تھی کہ لگتا تھا کہ اونگھ کی حالت ہم پر طاری ہو گئی ہے۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر نہ ہو۔ یعنی نیند اور غنودگی کی حالت میں سر نیچے ڈھلک گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے مُعَتِّب بن قُشَیر کی آواز خواب میں سنائی دے رہی ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اگر ہمیں فیصلے کا اختیار ہوتا تو ہم کبھی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے‘‘

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

یہاں اس طرح قتل نہ کیے جاتے۔ مُعَتِّبْ بن قُشَیر انصاری صحابی تھے اور بیعتِ عقبہ، غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے تھے۔ میں نے ان کے اس جملے کو یاد کرلیا جب اس طرح خواب کی حالت میں دیکھا تھا۔ اس موقع کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغۡشٰی طَآئِفَۃً مِّنۡکُمۡ ۙ وَ طَآئِفَۃٌ قَدۡ اَہَمَّتۡہُمۡ اَنۡفُسُہُمۡ یَظُنُّوۡنَ بِاللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ ظَنَّ الۡجَاہِلِیَّۃِ ؕ یَقُوۡلُوۡنَ ہَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ (آل عمران:155) کہ پھر اس نے تم پر غم کے بعد تسکین بخشنے کی خاطر اونگھ اُتاری جو تم میں سے ایک گروہ کو ڈھانپ رہی تھی۔ جبکہ ایک وہ گروہ تھا کہ جنہیں ان کی جانوں نے فکر مند کر رکھا تھا وہ اللہ کے بارے میں جاہلیت کے گمانوں کی طرح ناحق گمان کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ کیا اہم فیصلوں میں ہمارا بھی کوئی عمل دخل ہے؟ تُو کہہ دے کہ یقیناً فیصلے کا اختیار کلیۃً اللہ ہی کو ہے۔

حضرت کعب بن عَمْرو انصاریؓ نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد کے دن ایک موقع پر میں اپنی قوم کے 14 آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اس پر ہم پر اونگھ طاری تھی۔ جو بطور امن کے تھی یعنی بڑی سکون والی اونگھ تھی۔ جنگی حالت تھی لیکن وہ ایسی اونگھ تھی جو ہمیں سکون دے رہی تھی۔ کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے سینے سے دھونکنی کی طرح خراٹوں کی آواز نہ نکل رہی ہو۔ بعض دفعہ ایسی گہری حالت بھی ہوگئی تھی۔ کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ بِشر بن بَراء بن معرور جن صحابی کا ذکر ہو رہا ہے کہ ان کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گرگئی اور انہیں تلوار کے گرنے کا احساس بھی نہ ہوا حالانکہ مشرکین ہم پر چڑھے آ رہے تھے۔(السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 310، باب ذکر مغازیۃ، غزوہ اُحد، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 4 صفحہ 432، معتب بن قشیرؓ، دارالفکر بیروت 2003ء)

بہرحال ہوسکتا ہے کہ یہ ان کو محسوس ہوا ہو کہ گرگئی کیونکہ اس وقت ایسی حالت میں نیند تو تھی۔ لیکن ان کے ہاتھوں میں جو ہتھیار تھے مضبوطی سے قائم ہوتے تھے یا گرنے لگتے تھے تو جھٹکا لگتا تھا۔ بہرحال یہاں لفظ نعاس استعمال ہوا ہے اس کی جو وضاحت، تشریح، ہے وہ اپنے ایک درس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بڑی تفصیل سے فرمائی تھی کہ

اَمَنَۃً نُّعَاسًا مختلف پہلوؤں سے اس کے جو تراجم ہیں ان کا خلاصۃً یہ معنی بنے گا کہ غم کے بعد تم پر ایسا سکون نازل فرمایا جسے نیند کہہ سکتے ہیں یا ایسی اونگھ عطا کی جو امن کی حامل تھی یا وہ امن دیا جو نیند کا سا اثر رکھتا تھا یا نیند میں شامل تھا۔

یہ اَمَنَۃً نُّعَاسًا کا یہ مطلب ہے۔ اونگھ وقتی طور پر یوں سر جھکا کر غوطہ کھا جانے کو بھی کہتے ہیں لیکن یہاں نعاس کا معنی اس قسم کی اونگھ نہیں ہے بلکہ وہ کیفیت ہے جو بیداری اور نیند کے درمیان کی کیفیت ہوتی ہے۔ سونے سے پہلے ایک بیچ کی ایسی منزل آتی ہے جہاں تمام اعصاب کو ایک سکون مل جاتا ہے اور وہی گہرا سکون ہے اگر وہ سکون اسی طرح جاری رہے تو پھر نیند میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان اگر چل رہا ہے تو گرے گا نہیں۔ گرنے سے پہلے اسے جھٹکا لگ جاتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ مَیں کس کیفیت میں تھا۔ لیکن اگر نیند آ جائے تو پھر اپنے اعصاب پر، اپنے اعضا پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔ بہرحال ہوسکتا ہے بِشر بن بَراءؓ کو اس حالت میں اس طرح کی گہری نیند بھی آ گئی ہو۔ لیکن باوجود جنگ کی حالت کے وہ تھی سکون کی کیفیت اور انسان گر جاتا ہے اور اگر اِس کو صحیح بھی مانا جائے تو اسی وجہ سے ان کے ہاتھ ذرا ڈھیلے ہوئے تو تلوار گرگئی۔ بہرحال یہ حالت ایسی ہوتی ہے جس میں فوری احساس بھی ہوجاتا ہے کہ میں گہری نیند میں جارہا ہوں اور پھر انسان جھٹکے سے جاگ جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں ایک ایسی سکون کی حالت عطا کی جو نیند سے مشابہ تھی مگر نیند کی طرح اتنی گہری نہیں تھی کہ تمہیں اپنے اوپر اپنے اعضاء پر کوئی اختیار نہیں رہے۔ وہ سکینت تو بخش رہی تھی مگر تمہیں بے کار نہیں کر رہی تھی۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اور یہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ اُحد کے دن عین جنگ میں ہم کو اونگھ نے آ دبایا اور یہ وہ اونگھ ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ تلوار میرے ہاتھ سے گرنے کو ہوتی تھی۔ مَیں تھام لیتا تھا۔ پس یہ حدیث بتا رہی ہے کہ ایسی نیند کی کیفیت نہیں تھی کہ ہاتھوں سے چیزیں نیچے جا پڑیں یا چلتے چلتے ہم گر جائیں۔ تسکین تھی، سکینت تھی مگر پھر بھی ایک حد تک ہمیں اپنے اعضا پر اختیار حاصل تھا۔ پھر گرنے کو ہوتی تھی تو پھر تھام لیتے تھے۔ یعنی یہ اونگھ کا ایک حصہ کوئی اچانک یوں ہی نہیں آیا بلکہ یہ ایک کیفیت تھی جو ان لوگوں پر کچھ عرصہ چلتی رہی۔

ترمذی ابواب التفسیر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن مَیں سر اٹھا کر دیکھنے لگا تو ہر آدمی اونگھتے اونگھتے اپنی ڈھال کے نیچے جھک رہا تھا۔ جاگنے کی وجہ سے یا تھکاوٹ کی وجہ سے ان صحابہؓ کی بہت بری حالت ہوگئی تھی اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سکون کی کیفیت مل رہی تھی۔ کہتے ہیں یعنی ایسا ہی نظارہ ہوا کہ جو عام تھا۔ کوئی اتفاقاً ایک تھکے ہوئے مجاہد کے اوپر اطلاق پانے والی کیفیت نہیں تھی۔ بلکہ حضرت خلیفہ رابعؒ نے لکھا ہے کہ تمام مجاہدین جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں دشمن کے خلاف برسرِ پیکار تھے ان سب پر اچانک گویا آسمان سے ایک چیز اتری ہے اور اس حالت نے اس کو ڈھانپ لیا۔ اس وقت ان کو اس چیز کی سکون کی اپنے اعصاب کو ریفریش (Refresh) کرنے کی، ان کو تازہ دم کرنے کی شدید ضرورت تھی اور سونے کا وقت کوئی نہیں تھا اور جب ایسی حالت ہو جب ایسی تھکاوٹ کی حالت ہو تو ایسی حالت انسانوں پر طاری ہوجاتی ہے۔ بہرحال ساری قوم بیک وقت ایک ایسی نیند کی حالت میں چلی جائے جبکہ لڑائی ہو رہی ہو اور دشمن سے سخت خطرہ بھی درپیش ہو یہ اعجاز ہے۔ ایک معجزہ ہے۔ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ بعض لوگوں کے ساتھ ہوجاتا ہے یہ لیکن یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ایک معجزہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص سکون کی کیفیت ان کو اس وقت عطا کی گئی تھی۔

(ماخوذ از درس القرآن بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 6ر رمضان المبارک، 17ر فروری 1994ء)

حضرت بِشرؓ نے غزوہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ اس زہر آلود بکری کا گوشت کھایا جو ایک یہودی عورت نے تحفۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا تھا۔ جب حضرت بِشر نے اپنا لقمہ نگلا تو اس جگہ سے ابھی ہٹے بھی نہ تھے کہ ان کا رنگ تبدیل ہو کر طَیۡلَسَان، یہ کپڑا ہے جس میں سیاہ رنگ زیادہ غالب ہوتا ہے، اس کی طرح ہوگیا۔ درد سے ایک سال تک یہ حالت رہی کہ بغیر سہارے کے کروٹ تک نہ بدل سکتے تھے۔ پھر اسی حالت میں آپؓ کی وفات ہوگئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہیں تھے، زہر اتنا زیادہ تھا کہ وہیں کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی ان کی وفات ہوگئی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 291، بِشر بن البَراءؓ، داراحیاء التراث العربی 1996ء)

حضرت بشر بن بَراءؓ نے جب وفات پائی تو ان کی والدہ کو شدید دکھ ہوا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بِشر کی وفات بنوسلمہ کو ہلاک کر دے گی اور بنوسلمہ میں سے مرنے والے تو مرتے ہی رہیں گے۔ کیا مردے ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ انہوں نے جو یہ حرکت کی ہے تو یہ حرکت کرنے والے تو ہلاک ہوں گے، لیکن کیا مردے ایک دوسرے کو پہچان لیں گے؟ کیا بِشر کی طرف سلام پہنچایا جاسکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے امّ بِشر! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جیسے پرندے درختوں پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں ویسے ہی جنتی بھی ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 3 صفحہ 132، فی تنبیہات علیٰ بعض فوائد تتعلق بقصۃ المعراج، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

مطلب یہ تھا کہ ان کو پہچان لیں گے تو جو فوت ہونے والے ہیں ان کے ہاتھوں مَیں سلام بھیج سکتی ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قبیلہ بنوسلمہ کا کوئی بھی شخص جب وفات پانے والا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو سننے کے بعد حضرت بِشرؓ کی والدہ اس کے پاس جا کر کہتیں کہ اے فلاں! تجھ پر سلام تو وہ جواب میں کہتا تجھ پر بھی۔ پھر وہ کہتیں کہ بِشر کو میرا سلام کہنا۔(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد 4 صفحہ 99 کتاب الجنائز باب مایقال عند من حضرہ الموت، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

کوئی بھی بنوسلمہ کا فوت ہونے والا شخص ہوتا تو آپ ان کے پاس جا کر کہتیں، ان کو سلام پہنچانا۔ بنوسلمہ میں سے تھے۔ پہلے شاید میں نے دشمن کی بات کی۔ دشمنوں والی بات نہیں ہے۔ وہ ان کا کہنے کا انداز ہے کہ بِشر کی وفات بنوسلمہ کو ہلاک کر دے گی۔ کیا مردے ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ یعنی بہت صدمہ ہے ہمارے لیے۔ کیا بِشر کی طرف سلام پہنچایا جاسکتا ہے؟ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر آپ ہر فوت ہونے والے کے ذریعہ یہ پیغام دیتیں کہ وہاں جنت میں جاؤ گے تو سلام پہنچانا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت بِشر کی بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں آپؐ کے پاس آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تمہارے بھائی کے ساتھ میں نے خیبر میں جو لقمہ کھایا تھا اس کی وجہ سے میں اپنی رَگوں کو کٹتا محسوس کرتا ہوں۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 82، باب ذکر مغازیۃ، غزوۃ خیبر، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے تفصیل بیان فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ

ارشاد باری تعالیٰ

لَا یَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (آل عمران:29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے
پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

طالبِ دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

یہودی عورت نے صحابہؓ سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانور کے کس حصے کا گوشت زیادہ پسند ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ آپؐ کو دستی کا گوشت زیادہ پسند ہے۔ اس پر اس نے بکرا ذبح کیا اور پتھروں پر اس کے کباب بنائے اور پھر اس گوشت میں زہر ملا دیا خصوصاً بازوؤں میں جس کے متعلق اسے بتایا گیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا گوشت زیادہ پسند کرتے ہیں اور پھر سورج ڈوبنے کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شام کی نماز پڑھ کر اپنے ڈیرے کی طرف واپس آ رہے تھے تو آپؐ نے دیکھا کہ آپ کے خیمے کے پاس ایک عورت بیٹھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ بی بی تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ اے ابوالقاسم! مَیں آپ کے لیے ایک تحفہ لائی ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ساتھی صحابی سے فرمایا کہ جو چیز یہ دیتی ہے اس سے لے لو۔ اس کے بعد آپؐ کھانے کے لیے بیٹھے تو کھانے پر وہ بھنا ہوا گوشت بھی رکھا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور آپ کے ایک صحابی بشیر بن بَراء بن معرور نے بھی ایک لقمہ کھایا۔ بہرحال تاریخ کی کتابوں میں حضرت بِشر بن بَراء کا نام بعض جگہ بشیر بن بَراء بھی لکھا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بشیر بن بَراء یہاں لکھا ہے مراد بِشر بن بَراء ہی ہیں۔ اتنے میں باقی صحابہؓ نے بھی گوشت کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھاؤ کیونکہ اس ہاتھ نے مجھے خبر دی ہے کہ گوشت میں زہر ملا ہوا ہے۔ یعنی اس کے معنی یہ نہیں کہ آپؐ کو الہام ہوا تھا بلکہ یہ عرب کا محاورہ ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اس گوشت کو چکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ پس اس جگہ یہ مراد نہیں ہے۔ اس محاورے کے تحت ہی بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا آپ کا ہاتھ بولا تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کا گوشت چکھنے پر مجھے معلوم ہوا ہے۔ چنانچہ اگلا فقرہ ان معنوں کی وضاحت کر دیتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ ہی اس کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک دیوار کے متعلق آتا ہے کہ وہ گرنا چاہتی تھی جس کے محض یہ معنی ہیں کہ اس میں گرنے کے آثار پیدا ہو چکے تھے۔ پس اس جگہ بھی یہی مراد ہے۔ یہ محاورۃً بولا گیا ہے۔ پھر آگے آپ فرماتے ہیں کہ اس پر بشیر نے کہا یعنی بِشر بن بَراءؓ نے کہ جس خدا نے آپ کو عزت دی ہے اس کی قسم کھا کر مَیں کہتا ہوں کہ مجھے بھی اس لقمے میں زہر معلوم ہوا ہے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کو پھینک دوں لیکن میں نے سمجھا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو شاید آپ کی طبیعت پر گراں نہ گزرے اور آپؐ کا کھانا خراب نہ ہو جائے۔ تسلی مجھے نہیں تھی لیکن مجھے لگ رہا تھا کہ کچھ ہے اور جب آپؐ نے وہ لقمہ نگلا تو میں نے بھی آپؐ کی تتبع میں نگل لیا۔ گو میرا دل یہ کہہ رہا تھا کہ چونکہ مجھے شبہ ہے کہ اس میں زہر ہے اس لیے کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لقمہ نہ نگلیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد بشیر کی طبیعت خراب ہو گئی اور بعض روایتوں میں تو یہ ہے کہ وہ وہیں خیبر میں فوت ہو گئے اور بعض میں یہ ہے کہ اس کے بعد کچھ عرصہ بیمار رہے اور اس کے بعد فوت ہو گئے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ گوشت اس کا ایک کتے کے آگے ڈلوایا جس کے کھانے سے وہ کتا مر گیا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلایا اور فرمایا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کو یہ کس نے بتایا ہے۔ آپؐ کے ہاتھ میں اس وقت بکری کا دست تھا۔ آپؐ نے فرمایا اس ہاتھ نے مجھے بتایا ہے۔ اس پر اس عورت نے سمجھ لیا کہ آپ پر یہ راز کھل گیا ہے اور اس نے اقرار کیا کہ اس نے زہر ملایا ہے۔ اس پر آپؐ نے اس سے پوچھا کہ اس ناپسندیدہ فعل پر تم کو کس بات نے آمادہ کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میری قوم سے آپ کی لڑائی ہوئی تھی اور میرے رشتے دار اس لڑائی میں مارے گئے تھے۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مَیں اُن کو زہر دے دوں۔ اگر ان کا کاروبار انسانی کاروبار ہو گا تو ہمیں ان سے نجات حاصل ہو جائے گی اور اگر یہ واقعی میں نبی ہوں گے تو خدا تعالیٰ ان کو خود بچا لے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ بات سن کر اسے معاف فرما دیا اور اس کی سزا جو یقیناً قتل تھی اسے نہ دی۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنے مارنے والوں اور اپنے دوستوں کے مارنے والوں کو بخش دیا کرتے تھے اور درحقیقت اسی وقت آپؐ سزا دیا کرتے تھے جب کسی شخص کا زندہ رہنا آئندہ بہت سے فتنوں کا موجب ہو سکتا تھا۔

(ماخوذ از دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 327 تا 329)

بہرحال یہ ایک عام تاثر ہے۔ بعض دشمن یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس زہر سے ہوئی تھی اور تاریخ و سیرت کی بعض کتب نے بھی یہ بحث اٹھائی ہے اور بعض سیرت نگار اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہادت کا مقام دینے کے لیے ان روایات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ اس زہر کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی جبکہ حقیقت میں یہ بات درست نہیں ہے۔ اس پر ہمارے ریسرچ سیل نے بھی ایک نوٹ مجھے بھیجا تھا۔ وہ بھی ایسا ہے کہ میں یہاں سنا دیتا ہوں۔ اس کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ تاریخ اور سیرت کی کتب ہوں یا حدیث کی، ایک بات مسلّم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہرگز اس زہر کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ جو کوئی ایسا کہتا ہے اول تو وہ ان تمام تر روایات کا علم نہیں رکھتا یا وہ غلطی خوردہ ہے۔ واضح رہے کہ زہر دیے جانے کا واقعہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہوا جو کہ چھے ہجری کے آخری یا سات ہجری کے آخری یا سات ہجری کے اوائل کا واقعہ ہے۔ اور اس کے تقریباً چار سال بعد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے۔ بھرپور زندگی گزاری۔ اسی طرح جس طرح اس سے پہلے جنگوں میں بھی جاتے رہے۔ عبادات اور دیگر معمولات میں بھی رَتی بھر فرق نہیں آیا۔ تقریباً چار سال بعد بخار اور سر درد کی کیفیت طاری ہونا اور اس کے بعد وفات پا جانا اس کو کوئی عقل مند یہ نہیں کہہ سکتا کہ زہر کی وجہ سے چار سال بعد اثر ہوا ہے۔ اصل میں بخاری اور بعض دوسری کتب احادیث میں ایک حدیث ہے جس کے ترجمے کو درست نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ مفہوم نکالا جاتا ہے کہ گویا اسی زہر کی وجہ سے وفات ہوئی تھی حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ بخاری کی وہ حدیث یہ ہے، اس کا ترجمہ بیان کر دیتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں یوں فرماتے تھے کہ عائشہ! اس کھانے کی تکلیف جو مَیں نے خیبر میں کھایا تھا مجھے ہمیشہ محسوس ہوتی رہی اور اب بھی اس زہر سے میں اپنی رگیں کٹتی ہوئی محسوس کر رہا ہوں۔

(صحیح البخاری کِتَابُ الْمَغَازِی بَابُ مَرَضِ النَّبِیِّ ﷺ وَوَفَاتِہٖ، حدیث 4428)

یہ وہ حدیث ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ بعض مسلمان مفسرین بھی اور محدثین بھی یہی کہتے ہیں کہ گویا اسی تکلیف کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی۔ اور پھر اسی کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بھی تشریح کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وجہ سے شہید بھی قرار دیا جا سکتا ہے یا بعض کے نزدیک دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ روایت اس بات کی تائید نہیں کرتی۔ اس میں صرف ایک تکلیف کا اظہار ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا اور ہر کوئی جانتا ہے کہ بعض اوقات کوئی جسمانی تکلیف یا زخم یا بیماری کبھی کبھی خاص خاص موقعوں پر کسی سبب سے باہر آ جاتی ہے۔ خیبر کے موقعے پر جو زہر اور گوشت آپؐ نے کھایا اس کے متعلق روایات کی تفصیل میں جائیں تو یہ بھی ملتا ہے کہ زہر ملا ہوا یہ گوشت آپؐ نے منہ میں ڈال لیا تھا لیکن نگلا نہیں تھا۔ لیکن اگر نگلا بھی تھا تو آپ کی بھرپور زندگی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ وفات کی وجہ بہرحال یہ نہیں تھی۔ ہاں اس زہر کی وجہ سے معدے کو یا انتڑیوں کو جو نقصان پہنچا تھا وہ بیماری میں زیادہ ہو گیا اور یہ قدرتی بات ہے بعض دفعہ اس طرح ہو جاتا ہے اور منہ میں جانے کی وجہ سے آپ کے حلق یا کوّے پر زخم آ گیا تھا اور کبھی کبھی کھانے کے دوران اس میں تکلیف محسوس فرماتے تھے۔ احادیث میں یہ واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس میں زہر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھانے سے روک دیا تھا اور زہر ملانے والی عورت کو بلا کر پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہم نے اس لیے زہر ملایا تھا کہ اگر آپ خدا کی طرف سے سچے رسول ہیں تو آپ بچ جائیں گے ورنہ ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ یہودی تو اس کو دیکھنے کے بعد آپؐ کے بچنے کا اعلان کر رہے ہیں اور اس عورت کا تو یہ تھا کہ اتنا خطرناک زہر تھا پھر بھی آپ بچ گئے تو آپؐ کے بچ جانے کی وجہ سے بعض روایات میں تو اس عورت کے اسلام قبول کر لینے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ جو بھی ہو وہ یہودی تو اس زہر سے نہ مرنے کا اقرار کر رہے ہیں اور اس کو معجزہ قرار دے رہے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا کہ اس زہر کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ باقی ذکر ان شاء اللہ آئندہ ہوں گے۔

اس وقت میں دو مرحومین کا ذکر کرتا ہوں جن کے جنازہ غائب ان شاء اللہ نمازوں کے بعد مَیں پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم نصیر احمد صاحب جو مکرم علی محمد صاحب راجن پور کے بیٹے تھے۔ 21 نومبر 2019ء کو 63 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا محمد دین صاحب کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ آپ تحصیل زیرہ ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں مَلسیاں کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی مکرم الٰہی بخش صاحب کے ساتھ 1907ء میں بذریعہ خط بیعت کی تھی اور پھر 1908ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ یہ مرحوم نصیر صاحب جو ہیں ان کو راجن پور میں نائب امیر ضلع کے علاوہ نائب زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پانچ وقت نماز باجماعت کے پابند تھے۔ بڑا اہتمام کرتے تھے۔ اُن کا جوائنٹ فیملی سسٹم تھا اور گھر میں موجود تمام بھائیوں، بھتیجوں، بھتیجیوں کو نماز کے اوقات میں بار بار یاد دہانی کرواتے تھے۔ فجر کے وقت پوری حویلی کا چکر لگاتے تھے۔ بہت بڑی حویلی تھی۔ اس میں یہ لوگ اکٹھے رہتے تھے۔ مختلف گھر تھے۔ سب کو نماز فجر کے لیے بیدار کرتے تھے۔ تلاوت قرآن کریم خود بھی کرتے تھے اور لوگوں سے بھی اپنے رشتہ داروں سے بھی، جو بھی بچے وغیرہ تھے سب سے پوچھتے تھے اور سُستی میں تلقین کرتے تھے کہ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا“

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

باقاعدہ کیا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ خود بھی کرنے والے تھے اور اپنے بچوں کو اور رشتے داروں کو جو بھائی بھتیجے تھے ان کو بھی تلقین کیا کرتے تھے اور اسی طرح ایم ٹی اے پر خطبہ باقاعدہ سنتے اور پھر اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ سب نے، ان سب مکینوں نے جو ایک ہی حویلی میں رہتے ہیں خطبہ سن بھی لیا ہے کہ نہیں۔ شدید مخالفت کے باوجود تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے اور اگر گھر والے احتیاط کا کہتے کہ حالات ایسے ہیں، احتیاط کریں تو ان کا جواب ہوتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤں گا کہ اس کے بھیجے ہوئے کا پیغام لوگوں تک نہیں پہنچایا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے خالد احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آج کل مالی (مغربی افریقہ) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور وہاں میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اور ان کی نسلوں کو بھی، اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم عطاء الکریم مبشر صاحب ابن میاں اللہ دتہ صاحب کِرتو ضلع شیخوپورہ حال کینیڈا کا ہے۔ 13 نومبر کو 75 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم میاں اللہ دتہ صاحب کے ذریعہ آئی تھی جنہوں نے 1934ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور پھر احمدی ہونے کے بعد ساری زندگی وقف کی طرح گزاری۔ ہمیشہ تبلیغ کرتے رہے۔ بہت سے خاندان احمدی کیے اور ساری عمر وقف کی روح کے ساتھ جماعت کی خدمت کی۔ جب تک آپ پاکستان میں تھے تو لاہور میں مختلف جماعتی خدمات کرتے رہے۔ پھر 2007ء میں آپ کینیڈا شفٹ ہو گئے۔ وہاں اپنی جماعت میں سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کو پھیپھڑوں کی بیماری کی وجہ سے مستقل طور پر آکسیجن لگی ہوئی تھی۔ جب تک صحت نے اجازت دی اپنی وہیل چیئر پر باقاعدگی سے نماز ادا کرنے کے لیے جایا کرتے تھے۔ بیماری کا بڑی ہمت سے مقابلہ کیا، کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ نظامِ جماعت اور خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ بڑا محبت کا تعلق تھا۔ بہت ذہین تھے اور صائب الرائے تھے۔ صاف دل اور کھرے انسان تھے۔ ان کے خاندان کا ہر فرد یہ اظہار کرتا ہے کہ میرے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ ہر ایک سے مخلص اور نفع رساں وجود تھے کبھی کسی کا گلہ شکوہ نہیں کیا۔ ہر ایک کے ساتھ محبت کا دوستانہ تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے عطاء المنان طاہر صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آج کل صدر صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں نائب ناظر ہیں اور وہاں ان کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور ایک پوتے جاذب احمد جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیرِ تعلیم ہیں۔ جماعت کے شاعر عبدالکریم قدسی صاحب جو ہیں آپ ان کے بڑے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو، ان کی نسلوں کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

اعلان دعا

☆ مکرم عبدالرحمن صاحب رائچوری (جماعت احمدیہ ممبئی، صوبہ مہاراشٹرا) پچھلے کچھ عرصہ سے بیمار ہیں، کامل شفایابی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جاوید احمد، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 24 راگست 2019ء بروز ہفتہ مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ صنوبر رجاء خان بنت عبدالمجید خان صاحب مرحوم (لندن) کا ہے جو عزیزم حافظ احتشام احمد مومن (مربی سلسلہ) کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو نفیس احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کے ولی ان کے بھائی حسان طٰہٰ خان ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عُشْمَہ ظفر کا ہے جو ظفر اقبال صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم احمد علی باسل بھٹی (واقف نو) ابن محمد احمد سعید بھٹی صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

دعا کرلیں یہ دونوں نکاح اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19 رنومبر 2019)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں
اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں، انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں
ان کا دینی علم بڑھائیں، انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں، انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں
ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں

(ماخوذ از خصوصی پیغام سیّدنا حضور انور برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019، بحوالہ اخبار بدر 5 ردسمبر 2019)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابہ حضرت ہِلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ کا بیان

غزوۂ تبوک کے موقع پر پیچھے رہ جانے والے صحابہ کے مقاطعے اور ان کی معافی کا تفصیلی بیان

وقفِ نو مرکزیہ (یوکے) کی ویب سائیٹ کے اجرا کا اعلان اور مختصر تعارف

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6/دسمبر 2019ء بمطابق 6/فتح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

آج جن بدری صحابی کا مَیں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت ہِلال ؓ۔ حضرت ہِلال بن امیہ واقفی ؓ ان کا پورا نام ہے۔ یہ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو واقف سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد کا نام امیہ بن عامر اور والدہ کا نام انیسہ بنت ہِدم تھا جو حضرت کلثوم بن ہِدم ؓ کی بہن تھیں۔ کلثوم بن ہِدم ؓ وہی صحابی ہیں جن کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے موقعے پر قبا میں قیام فرمایا تھا۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5 ،صفحہ 380-381 ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (معرفۃ الصحابہ جلد 4 صفحہ 383 حدیث :2995، ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت ہِلال بن امیہ کی دو شادیوں کا ذکر ملتا ہے ایک فُرَیْعَہ بنت مالِک بن دُخْشُم سے جبکہ دوسری مُلَیْکَہ بنت عبداللہ کے ساتھ۔ حضرت ہِلال ؓ کی دونوں بیویوں کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 8 صفحہ 282و285 وَمِنْ نِسَاءِ الْقَوَاقِلَۃِ ،اَلْفُرَیْعَۃُ بِنْتُ مَالِکٍ/مُلَیْکَۃُ بِنْتُ عَبْدُ اللہ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت ہِلال بن امیہ ؓ قدیمی اسلام قبول کرنے والے تھے اور انہوں نے قبیلہ بنو واقف کے بت توڑے تھے اور فتح مکہ کے دن ان کی قوم کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 5 صفحہ 381 ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت ہِلال بن امیہ ؓ کو غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور اسی طرح بعد کے غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی تاہم غزوۂ تبوک میں یہ شامل نہ ہو سکے تھے۔ ابن ہشام نے بدری صحابہ کی جو فہرست اپنی کتاب میں درج کی ہے اس میں حضرت ہِلال ؓ کا نام شامل نہیں ہے تاہم بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں انہیں بدری صحابہ میں شمار کیا ہے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ الجزاء السادس صفحہ 428 ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء) (اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 5 صفحہ 381 ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (صحیح البخاری کتاب المغازی باب تسمیۃ من سمی من اھل بدر)

حضرت ہِلال بن امیہ ؓ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوۂ تبوک میں بغیر کسی عذر کے شامل نہ ہو سکے تھے۔ دوسرے دو صحابہ کعب بن مالک ؓ اور مُرَارَہ بن رَبِیع ؓ تھے۔ ان کے بارے میں قرآن کریم میں یہ آیت بھی نازل ہوئی تھی کہ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (التوبۃ:118) اور ان تینوں پر بھی اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جو پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف۔ پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تا کہ وہ توبہ کر سکیں اور یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 5 صفحہ 381 ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

غزوۂ تبوک 9/ہجری میں ہوا تھا اور صحیح بخاری میں اس کے بارے میں ایک تفصیلی روایت بھی ہے جس میں ان تینوں صحابہ کے پیچھے رہ جانے کا تذکرہ بیان ہوا ہے۔

حضرت کعب بن مالک ؓ کے پوتے عبدالرحمٰن اپنے والد عبداللہ بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ جب نابینا ہو گئے تو وہ انہیں پکڑ کر لے جایا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک ؓ کو وہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ یہ جو لمبی روایت ہے یہ حضرت کعب ؓ کے حوالے سے ہے۔ حضرت ہِلال بن امیہ ؓ جن صحابی کا ذکر ہو رہا ہے ان کا ذکر بیچ میں آ جاتا ہے لیکن یہ ایک روایت ملتی ہے۔

بہرحال وہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک ؓ کو وہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا جبکہ وہ پیچھے رہ گئے تھے یعنی تبوک کا واقعہ۔ حضرت کعب ؓ نے کہا کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی غزوے میں بھی پیچھے نہیں رہا جو آپ ؐ نے کیا ہو سوائے غزوۂ تبوک کے۔ ہاں غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا جو اس جنگ سے پیچھے رہ گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلے کو روکنے کے ارادے سے نکلے تھے مگر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے بغیر اس کے کہ جنگ کی ٹھانی ہو ان کو دشمن سے ٹکرا دیا اور مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقبہ کی رات میں بھی موجود تھا۔ بدر کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا لیکن اس میں نہ شامل ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں جب ہم نے عقبہ میں اسلام پر قائم رہنے کا پختہ عہد و پیمان کیا تھا اور مَیں نہیں چاہتا کہ اس رات کے عوض مجھے بدر میں شریک ہونے کا موقع ملتا اگرچہ بدر لوگوں میں اس سے زیادہ مشہور ہے اور میری یہ حالت تھی کہ میں کبھی بھی اتنا تنومند اور خوش حال نہیں تھا جتنا کہ اس وقت جبکہ میں آپ ؐ سے اس غزوہ میں پیچھے رہ گیا تھا یعنی تبوک کے۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس سواری کے اونٹ اکٹھے نہیں ہوئے تھے اور اس غزوے کے اثنا میں سواری کے دو اونٹ اکٹھے کر لیے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس غزوے کا بھی ارادہ کرتے تھے تو آپ ؐ اس کو مخفی رکھ کر کسی اَور طرف جانے کا اظہار کرتے تھے۔ عمومی طور پر یہ ہوتا تھا کہ جو جنگی strategy ہے اس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک تو مخفی رکھا کرتے تھے دوسرے سفر بھی لمبا کیا کرتے تھے یا راستہ بدلتے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ جب وہ غزوہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوے میں سخت گرمی کے وقت نکلے یعنی غزوۂ تبوک میں اور آپ ؐ کے سامنے دور دراز کا سفر اور غیر آباد بیابان اور جو دشمن تھا بہت بڑی تعداد میں تھا۔ آپ ؐ نے مسلمانوں کو ان کی حالت کھول کر بیان کر دی تا کہ وہ اپنے حملے کے لیے جو تیاری کرنے کا حق ہے تیاری کریں۔ اس غزوے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز مخفی نہیں رکھی بلکہ بتا دیا کہ فلاں جگہ ہم نے جانا ہے اور فلاں دشمن ہے اس لیے تیاری اچھی طرح کر لو۔ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرف کا بھی بتا دیا جس طرف آپ ؐ جانا چاہتے تھے اور مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بکثرت تھے۔ حضرت کعب ؓ کہتے تھے اَور کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا جو غیر حاضر رہنا چاہتا ہو مگر وہ خیال کرتا کہ اس کا غیر حاضر رہنا آپ ؐ سے پوشیدہ رہے گا جب تک کہ اس سے متعلق اللہ کی وحی نازل نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ اس وقت کیا کہ جب پھل پک چکے تھے اور سائے اچھے لگتے تھے یعنی موسم بھی گرم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سفر کی تیاری شروع کر دی۔ کہتے ہیں کہ میں صبح کو جاتا تا میں بھی ان کے ساتھ سامان کی تیاری کروں، سفر کی تیاری کروں۔ میں واپس لوٹتا اور کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔ ارادے سے تو نکلتا تھا لیکن شام کو واپس آ جاتا اور تیاری نہیں ہوتی تھی۔ میں اپنے دل میں کہتا کہ میں تیاری کر سکتا ہوں۔ سامان میرے پاس موجود ہے۔ بہرحال کہتے ہیں یہ خیال مجھے لیت و لعل میں رکھتا رہا یہاں تک کہ لوگوں نے تیاری کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح روانہ ہو گئے اور مسلمان بھی آپ ؐ کے ساتھ روانہ ہوئے اور میں نے اپنے سفر کی تیاری میں سے کچھ بھی نہ کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ آپ ؐ کے جانے کے ایک دن یا دو دن بعد تیاری کر لوں گا اور پھر ان سے جا ملوں گا کیونکہ سفر کی سواری تو میرے پاس موجود تھی اور میں آسانی سے کر سکتا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں ان کے چلے جانے کے بعد دوسری صبح گیا کہ سامان تیار کر لوں مگر پھر واپس آ گیا اور کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں اگلے دن یعنی تیسرے دن گیا اور واپس لوٹ آیا اور کچھ بھی فیصلہ نہ کر سکا اور یہی حال رہا یہاں تک کہ لشکر تیزی سے سفر کرتے ہوئے بہت آگے نکل گیا۔ میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ کوچ کروں اور ان کو پا لوں اور کاش کہ میں ایسا کرتا مگر مجھے اس کی طاقت نصیب نہ ہوئی، مَیں کر نہیں سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد جب بھی مَیں ان لوگوں میں نکلتا اور ان میں چکر لگاتا تو مجھے یہ بات غمگین کر دیتی کیونکہ جو پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے اکثر مَیں

ایسے ہی شخص کو دیکھتا جنہیں بوجہ نفاق کے حقارت سے دیکھا جاتا تھا۔ کہتے ہیں جب مَیں مدینہ کی گلیوں میں نکلتا تو انھی لوگوں کو دیکھتا جن کے بارے میں عام طور پر یہ تاثر تھا کہ ان میں نفاق پایا جاتا ہے یا کمزوروں میں سے ایسا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے معذور ٹھہرایا تھا یا معذور تھے یا ایسے لوگ جو بزدل تھے اور جن کے دل میں نفاق تھا۔ بہرحال کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہنچنے سے قبل مجھے یاد نہ کیا، میرے بارے میں نہ پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے جب آپؐ نے پوچھا کہ کعب کہاں ہے؟ بنوسلمہ میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! اس کو اس کی دو چادروں نے اور اس کی اپنے دائیں بائیں مڑ کر دیکھنے نے روک رکھا تھا یعنی ایک تو شاید پیسہ آ گیا ہے یا کوئی تکبر پیدا ہو گیا ہے اس لیے نہیں آ سکا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے یہ سن کر کہا کیا بُری بات ہے جو تم نے کہی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ! اس کے متعلق ہمیں اچھا ہی تجربہ ہے۔ کعب کے بارے میں اب تک تو ہمارا تجربہ اچھا ہے۔ نہ اس میں کوئی فخر ہے، نہ تکبر ہے، نہ منافقت ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے تھے کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپؐ جو اس سفر پہ نکلے تھے واپس آ رہے ہیں تو مجھے فکر ہوئی اور میں جھوٹی باتیں سوچنے لگا کہ کس بات سے کل آپؐ کی ناراضگی سے بچ جاؤں۔ کوئی بہانہ کروں اور اپنے گھر والوں میں سے ہر ایک اہل رائے سے میں نے اس بارے میں مشورہ لیا، لوگوں سے بھی پوچھا کہ کیا بہانہ ہو سکتا ہے۔ جب یہ کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے تو میرے دل سے سارے جھوٹے خیالات کافور ہو گئے۔ سب بہانے نکل گئے۔ سب جھوٹ نکل گئے اور میں نے سمجھ لیا کہ میں کبھی بھی آپؐ کے غصے سے ایسی بات سے بچنے والا نہیں جس میں جھوٹ ہو۔ اس لیے میں نے آپؐ سے سچ سچ بیان کرنے کی ٹھان لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ جب آپ ﷺ کسی سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اس میں دو رکعتیں نفل پڑھتے۔ پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھ جاتے۔ جب آپؐ نے یہ کیا تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپؐ کے پاس آ گئے۔ جو نہیں گئے تھے وہ آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عُذر بیان کرنے لگے۔ ہر ایک بہانے کرنے لگ گیا کہ اس کے نہ جانے کی کیا کیا وجہ تھی اور قسمیں کھانے لگے اور ایسے لوگ اَسّی (80) سے کچھ اوپر تھے جو اس قسم کی قسمیں کھا کر، غلط بیانیاں کر کے بہانے کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے عذر بیان کیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے ظاہری عذر مان لیے اور ان سے بیعت لی اور ان کے لیے استغفار کیا اور ان کا اندرونہ اللہ کے سپرد کیا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے بظاہر تم یہ کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کے سامان کرے۔ باقی یہ معاملہ مَیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں کہ مَیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب مَیں نے آپؐ کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض شخص کی طرح مسکرائے۔ میری طرف دیکھا مسکرائے لیکن اس طرح دیکھنا تھا جس طرح کہ ناراضگی ہوتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے آؤ۔ میں آیا اور آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کس بات نے تمہیں پیچھے رکھا ہے؟ ہمارے ساتھ کیوں نہیں سفر کیا؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم! میں ایسا ہوں کہ اگر آپؐ کے سوا دنیا کے لوگوں میں سے کسی اَور کے پاس بیٹھا ہوتا تو مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں ضرور ہی اس کی ناراضگی سے عذر کر کے بچ جاتا کیونکہ مجھے قوت بیان دی گئی ہے۔ مجھے بڑے اچھے بہانے بنانے آتے ہیں میں بچ سکتا تھا مگر اللہ کی قسم! میں جانتا تھا کہ اگر مَیں نے آج آپؐ سے کوئی ایسی جھوٹی بات بیان کی جس سے آپؐ مجھ پر راضی ہو گئے تو عنقریب اللہ آپؐ کو مجھ پر ناراض کر دے گا۔ مَیں بیان کر کے ناراضگی سے بچ تو سکتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو جائے گی اور وہ آپؐ کو بھی پتا لگ جائے گی۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر میں آپؐ سے سچی بات بیان کروں گا جس کی وجہ سے آپؐ مجھ پر ناراض ہوں تو میں اس میں اللہ کے عفو کی امید رکھتا ہوں۔ آپؐ سچی بات سے ناراض ہو جائیں گے لیکن میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے عفو کا سلوک کرے گا۔ پھر حضرت کعبؓ نے عرض کیا کہ نہیں اللہ کی قسم! میرے لیے کوئی عذر نہیں تھا کہ عذر بیان کروں۔ اللہ کی قسم! کوئی عذر نہیں تھا مَیں کبھی بھی ایسا تنومند اور آسودہ حال نہیں ہوا جتنا کہ اس وقت تھا جب آپؐ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: اس نے سچ بیان کیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اٹھو یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ یہاں میرے سامنے سے چلے جاؤ۔ میں اٹھ کر چلا گیا اور بنوسلمہ میں سے بعض لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے ہو لیے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اللہ کی قسم! ہمیں علم نہیں کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو اور تم یہ بھی نہ کر سکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی بہانہ ہی بناتے جبکہ ان کے پیچھے رہنے والوں نے، بہت سارے لوگوں نے جو اَسّی لوگ تھے، آپؐ کے سامنے بہانے بنائے تھے۔ جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے لیے استغفار کر دینا ہی تمہارے اس گناہ بخشانے کے لیے کافی تھا۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یہ لوگ مجھے ملامت ہی کرتے رہے یہاں تک کہ مَیں نے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلا دوں۔ دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس جاؤں اور عرض کروں کہ میں نے جو پہلے بات کی تھی وہ غلط تھی اور کوئی نہ کوئی عذر پیش کر دوں لیکن کہتے ہیں پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا، جو مجھے کہہ رہے تھے کہ تم نے غلط کیا کہ سچی بات بتا دی، واپس جاؤ۔ کہتے ہیں میں نے ان سے، ان لوگوں سے پوچھا جو مجھے بھڑکانے والے تھے یا غلط کام کی طرف ابھارنے والے تھے کہ کیا میرے ساتھ کوئی اَور بھی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا اقرار کیا ہو جیسی باتیں میں نے کی ہیں، سچ سچ بیان کر دیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ دو اَور شخص ہیں انہوں نے بھی وہی کہا ہے جو تم نے کہا ہے اور ان کو بھی وہی جواب ملا ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں۔ کہنے لگے کہ ایک تو مُرارہ بن ربیع عَمرِیؓ ہیں اور دوسرے ہِلال بن امیہ واقفیؓ ہیں۔ حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہو چکے تھے۔ ان دونوں میں میرے لیے نمونہ تھا۔ جب لوگوں نے ان دونوں کا مجھ سے ذکر کیا تو مَیں ان کے پاس سے چل پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔

جب یہ ذکر ہو گیا کہ ہاں دو شخص اَور ہیں تب مجھے خیال آیا کہ یہ دونوں حقیقی نیک لوگ ہیں، بدر میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔ اس لیے میں اب انھی کے ساتھ شامل ہوں گا۔ کوئی غلط بہانہ نہیں کروں گا۔ کہتے ہیں مَیں چلا گیا اور اس دوران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا یعنی ایک طرح کا مقاطعہ ہو گیا۔ لوگ ان سے کترانے لگے جو ان لوگوں میں سے تھے جو آپؐ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ گویا کہ ہم سے بالکل ناآشنا ہیں۔ اس بات پہ جب منع کر دیا گیا تو ہمارے سامنے نہیں آتے تھے، ہم سے بچتے تھے جس طرح ہمیں جانتے ہی نہ ہوں یہاں تک کہ یہ زمین بھی مجھے اوپری نظر آنے لگی۔ وہ نہ تھی جس کو میں جانتا تھا۔ مدینے کی گلیاں یہ شہر یہ زمین میرے لیے بالکل اوپری ہو گئی۔ یہ مجھے وہ چیز نہیں لگ رہی تھی جس کو میں پہلے جانتا تھا۔ لگتا تھا میں ایک نئی جگہ پر آ گیا ہوں کیونکہ لوگ میرے سے کترا رہے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ اس حالت پر پچاس راتیں رہے۔ اور جو میرے دوسرے دو ساتھی تھے حضرت ہِلال بن امیہؓ اور مُرارہ بن ربیع انہوں نے شدید شرمندگی محسوس کی اور ان کا تو یہ حال تھا کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونے لگے۔ وہ ہِلالؓ وغیرہ تو گھروں سے باہر ہی نہیں نکلے۔ حضرت ہِلالؓ تو گھر میں رہے۔ مستقل گھر میں رہتے تھے اور روتے تھے اور حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ میں تو ان لوگوں میں زیادہ جوان تھا اور ان لوگوں سے مصیبت کو زیادہ برداشت کرنے والا تھا۔ میں باہر بھی نکلتا تھا اور مسلمانوں کے ساتھ نمازوں میں شرکت کرتا تھا۔ میں گھر میں بیٹھ کر روتا نہیں رہا۔ ان کی طرح استغفار نہیں کرتا رہا۔ استغفار کرتا تھا لیکن ساتھ ہی میں باہر بھی نکلتا تھا اور مسلمانوں کے ساتھ نمازوں میں بھی شریک ہوتا تھا۔ مسجد بھی آتا تھا۔ بازاروں میں بھی پھرتا تھا مگر مجھ سے کوئی بات نہیں کرتا تھا اور مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی جاتا تھا۔ مسجد میں مجلس لگی ہوتی تھی تو وہاں بھی جاتا تھا۔ آپؐ کو سلام کرتا تھا جبکہ آپؐ نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے ہوتے اور اپنے دل میں کہتا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب دینے میں اپنے ہونٹ ہلائے ہیں یا نہیں اور آپؐ کے قریب ہو کر نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپؐ کو دیکھتا اور جب نماز پڑھنے لگتا تو آپؐ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپؐ کی طرف توجہ کرتا تو آپؐ مجھ سے منہ پھیر لیتے۔ جب لوگوں کی یہ درشتی مجھ پر طول پکڑ گئی تو میں چلا اور میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ کی دیوار کو پھلانگا۔ یہ میرے چچا کے بیٹے تھے اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے تھے۔ کہتے ہیں میں نے ان کو السلام علیکم کہا۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا ابوقتادہؓ میں تم سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں؟ وہ خاموش رہے۔ پھر ان سے پوچھا اور ان کو قسم دی تو وہ پھر خاموش رہے۔ پھر تیسری دفعہ ان سے پوچھا اور انہیں قسم دی مگر انہوں نے پھر کہا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں کہ محبت رکھتے ہو یا نہیں رکھتے۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں وہاں سے دیوار پھلانگ کر پھر چلا آیا۔ پھر حضرت کعبؓ کہتے تھے کہ اس اثنا میں کہ مَیں مدینے کے بازار میں چلا جا رہا تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اہلِ شام کے نِبطیوں میں سے جو مدینہ میں غلہ لے کر بیچنے کے لیے آئے ہوئے تھے ایک نِبطی کہہ رہا تھا کہ کعب بن مالک کا کون بتائے گا؟ یہ سن کر لوگ اس کو اشارے سے بتانے لگے۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے غسّان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط مجھے دیا۔ اس میں یہ مضمون تھا کہ اَمّا بَعْدُ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تمہارے ساتھ سختی کا معاملہ کر کے تمہیں الگ تھلگ چھوڑ دیا ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے کسی ایسے گھر میں پیدا نہیں کیا جہاں ذلّت ہو اور تمہیں ضائع کر دیا جائے۔ تم ہم سے آ کر ملو۔ ہم تمہاری خاطر مدارات کریں گے۔ کہتے ہیں جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے۔ میں وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور اس میں اس کو ڈال دیا۔

جب پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزریں تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لانے والا میرے پاس آ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا کہ اس سے الگ رہو اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں ساتھیوں کو بھی، دوسرے جو دو ساتھی تھے، (حضرت ہِلالؓ اور مُرارہ) ان کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ کہتے ہیں میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور اس وقت تک انھیں کے پاس رہنا کہ اللہ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کرے۔ حضرت کعبؓ کہتے تھے کہ پھر ہِلال بن امیہؓ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ جن صحابی کا مَیں یہ ذکر بیان کر رہا ہوں ان کی بیوی آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہؐ! ہِلال بن امیہؓ بہت بوڑھا ہے۔ اس کا کوئی ملازم نہیں ہے۔ اگر میں اس کی خدمت کروں تو آپؐ ناپسند تو نہیں فرمائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ٹھیک ہے

خدمت کرتی رہو۔ کھانا پکانا، گھر کا کام کرنا وہ کرتی رہو لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے۔ کہنے لگی کہ اللہ کی قسم! اس کو تو کسی بات کی تحریک ہی نہیں ہوتی۔ اللہ کی قسم! وہ اس دن سے آج تک رو رہا ہے۔ اس نے کیا کہنا ہے۔ جب سے اس کو سزا ملی ہے، مقاطعہ ہوا ہے، جب سے اس کے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہے وہ تو اس دن سے بیٹھا رو رہا ہے۔

حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ میرے بعض رشتے داروں نے مجھ سے کہا کہ تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے متعلق ایسی ہی اجازت لے لو جیسے حضرت ہِلَال بن امیہؓ کی بیوی کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کو مل گئی تو تمہیں بھی مل جائے گی۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی اس بارے میں اجازت نہ لوں اور مجھے کیا معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کے بارے میں کیا جواب دیں۔ حضرت ہِلَالؓ تو بوڑھے آدمی ہیں اَور میں جوان آدمی ہوں۔ اس کے بعد کہتے ہیں مَیں دس راتیں اَور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ ہمارے لیے پچاس راتیں اس وقت سے پوری ہوئیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کیا تھا۔

جب پچاسویں رات کی صبح کو نماز فجر پڑھ چکا اور میں اس وقت اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر تھا اور اسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے یعنی میری جان مجھ پر تنگ ہو چکی تھی اور زمین بھی باوجود کشادہ ہونے کے مجھ پر تنگ ہو گئی تھی تو اس اثنا میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر، جو مدینہ کے شمالی جانب ایک پہاڑ کا نام ہے، وہاں چڑھ کر بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو! کہتے ہیں میں یہ سن کر سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ مصیبت دور ہو گئی ہے۔ اگر اس نے جو مجھے پکارا ہے، بشارت دی ہے تو یقیناً میری بریت کا کوئی سامان ہو گیا ہے، مصیبت دُور ہو گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے یہ اعلان فرمایا کہ اللہ نے مہربانی کر کے ہماری غلطی کو معاف کر دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ ہمیں خوش خبری دینے لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوش خبری دینے والے گئے یعنی حضرت ہِلَالؓ اور دوسرے ساتھی کی طرف اور ایک شخص میرے پاس گھوڑا دوڑاتے ہوئے آیا۔ اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑا آیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے زیادہ جلدی پہنچنے والی تھی۔ جب وہ شخص میرے پاس بشارت دینے آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنائے اس لیے کہ اس نے مجھے بشارت دی تھی۔ اور اللہ کی قسم! اس وقت اس کے سوا میرے پاس اور کچھ تھا نہیں۔ جو میرے پاس اس وقت تھا وہ دو کپڑے تھے اور میں نے دو اَور کپڑے عاریتاً لیے۔ کسی سے مانگے پھر اور انہیں پہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور لوگ مجھے فوج در فوج ملتے اور توبہ کی قبولیت کی وجہ سے مجھے مبارک باد دیتے۔ کہتے تھے کہ تمہیں مبارک ہو جو اللہ نے تم پر رحم کر کے توبہ قبول کی ہے۔ حضرت کعبؓ کہتے تھے کہ آخر مَیں مسجد پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں اور آپؐ کے ارد گرد لوگ ہیں۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ مجھے دیکھ کر میرے پاس دوڑے آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے ان کے سوا بخدا کوئی شخص بھی میرے پاس اٹھ کر نہیں آیا اور طلحہؓ کی یہ بات میں کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔ اور حضرت کعبؓ کہتے تھے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپؐ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو نہایت ہی اچھے دن کی، ان دنوں میں سے جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا ہے جو تم پر گزرے ہیں۔ کہتے تھے کہ میں نے پوچھا یا رسولؐ اللہ! کیا یہ بشارت آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپؐ کا چہرہ ایسا روشن ہو جاتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس سے آپؐ کی خوشی پہچان لیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! مَیں اس توبہ کے قبول ہونے کے عوض اپنی جائیداد سے دست بردار ہوتا ہوں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی خاطر صدقہ ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جائیداد میں سے کچھ اپنے لیے بھی رکھو کیونکہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے کہا اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔ میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! اللہ نے مجھے صدق کی وجہ سے نجات دی اور میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ ہی سچ بولا کروں گا جب تک کہ میں زندہ رہوں گا کیونکہ میں اللہ کی قسم! مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ اللہ نے اس کو سچی بات کہنے کی وجہ سے اس خوبی کے ساتھ آزمایا ہو جس خوبی سے میری آزمائش کی ہے۔ اس وقت سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصل واقعہ بیان کیا میں نے آج تک عمداً جھوٹ نہیں بولا اور پھر یہ کہتے ہیں کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ آئندہ بھی جب تک زندہ ہوں مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

پھر کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی نازل کی اور اللہ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جنہوں نے تنگی کے وقت اس کی پیروی کی تھی، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک فریق کے دل ٹیڑھے ہو جاتے۔ پھر بھی اس نے ان کی توبہ قبول کی یقیناً وہ ان کے لیے بہت ہی مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بہرحال کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد کہ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی، کبھی بھی اس نے کوئی انعام میرے نزدیک اس سے بڑھ کر نہیں کیا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ بیان کر دیا۔ کہتے ہیں کہ شکر ہے کہ مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ نہیں بولا ورنہ میں ہلاک ہو جاتا جیسا کہ وہ لوگ ہلاک ہو گئے جنہوں نے جھوٹ بولا تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں نہایت ہی نفرت آمیز الفاظ استعمال کیے ہیں جو اس نے کسی کے لیے استعمال کیے ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا جب تم ان کی طرف لوٹو گے وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے۔ اللہ ان بدعہد لوگوں سے کبھی خوش نہیں ہو گا۔

حضرت کعبؓ کہتے تھے کہ ہم تینوں کا فیصلہ ان لوگوں کے فیصلے سے زیادہ مؤخر رکھا گیا جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر قبول کیا تھا۔ جب انہوں نے آپؐ کے سامنے قسمیں کھائیں اور آپؐ نے ان سے بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے فیصلے کو ملتوی کر دیا یہاں تک کہ اللہ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا۔ سو وہ یہی بات ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا (التوبۃ:118)

کہتے ہیں کہ یہ غزوہ سے ہمارا پیچھے رہنا نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ تین جو پیچھے رہ گئے تھے۔ اس سے مراد ہمارا غزوے سے پیچھے رہنا نہیں تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ اللہ کے فیصلے سے ہمیں ان لوگوں سے پیچھے رکھا گیا تھا۔ اس سے یہ مراد ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسمیں کھائی تھیں یعنی ہم ان قسمیں کھانے والوں سے اور جھوٹ بولنے والوں سے علیحدہ تھے۔ یہ اس کا مطلب ہے نہ یہ کہ جنگ سے پیچھے رہ گئے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ یہ غزوہ سے ہمارا پیچھے رہنا نہیں تھا بلکہ اللہ کے فیصلے سے ہمیں ان لوگوں سے پیچھے رکھنا مراد ہے کہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسمیں کھائی تھیں اور آپؐ کے پاس معذرتیں کی تھیں اور آپؐ نے ان کی معذرت قبول کر لی تھی۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی بَابُ حَدِیْثُ کَعْب بِنْ مَالِکْ حدیث 4418) (فرہنگ سیرت صفحہ 153 مطبوعہ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی)

حضرت ہِلَال بن امیہؓ امیر معاویہ کے دَورِ حکومت میں فوت ہوئے تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ الجزء السادس صفحہ 428 ہِلَالُ بِنْ اُمَیَّہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

غزوۂ تبوک کے بارہ میں ایک اَور مختصر نوٹ بھی ہے وہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔ پہلے بتا بھی چکا ہوں ایک دفعہ مزید مختصر دوبارہ بیان کر دیتا ہوں کہ تبوک مدینے سے شام کی اس شاہ راہ پر واقع ہے جو تجارتی قافلوں کی عام گزرگاہ تھی اور یہ وادیٔ القریٰ اور شام کے درمیان ایک شہر ہے۔ اسے اَصْحَابُ الْاَیْکَۃ کا شہر بھی کہا گیا ہے جن کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام مَدْیَن کے رہنے والے تھے اور آپؑ مَدْیَن کے ساتھ اَصْحَابُ الْاَیْکَہ کی طرف بھی مبعوث ہوئے تھے۔ (معجم البلدان جلد دوم صفحہ 17 دار الکتب العلمیہ بیروت) اور مدینے سے اس کا فاصلہ کم وبیش پونے چار سو میل ہے۔ غزوہ تبوک کے اَور نام بھی ہیں اس کو غَزْوَۃُ الْعُسْرَۃ یا جَیْشُ الْعُسْرَۃ بھی کہتے ہیں یعنی تنگی والا غزوہ اور تنگی والا لشکر۔ غَزْوَۃُ الْفَاضِحَہ بھی کہتے ہیں وہ جنگ جو منافقین کو ذلیل و رسوا کرنے والی تھی۔ (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 4 صفحہ 66 ثم غزوۃ تبوک، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد سب سے پہلا تبلیغی خط قیصرِ روما کو لکھا اور اس کو لکھ کر اس وقت بُصریٰ کا جو عیسائی گورنر حارث بن ابوشمر غسانی تھا، کو یہ خط بھجوایا۔ چنانچہ جب اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا تو اس نے عداوت کا اظہار کیا اور مدینے پر حملہ کی دھمکی دی جس کی وجہ سے مدینے کے لوگوں کو ایک عرصے تک یہ توقع رہی کہ وہ کسی وقت مدینے پر حملہ کرے گا۔

(ماخوذ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 802) (ماخوذ از صحیح البخاری کتاب النکاح باب موعظۃ الرجل ابنتہٗ لحال زوجہا حدیث 4913)

اس جنگ کی تیاری کا سبب یہ امر بنا کہ شام کے نَبطی قبیلہ کے لوگ جو تیل کی تجارت کے لیے مدینہ سفر کرتے تھے ان کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ قیصرِ روم کا ایک لشکر قیصر کے ساتھ ملک شام میں

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہیے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

اکٹھا ہوا ہے اور ایک دوسری روایت کے مطابق عرب کے عیسائیوں نے قیصر کی طرف لکھا کہ یہ شخص جو مدعی نبوت ہے یہ ہلاک ہو گیا ہے (نعوذ باللہ) تو مسلمانوں کو قحط نے آلیا ہے جس کے نتیجے میں ان کے جانور ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس پر قیصر نے ایک عظیم سپہ سالار کی قیادت میں کئی قبائل، کے جنگجوؤں پر مشتمل چالیس ہزار سپاہیوں کا ایک لشکر جرار تیار کیا جو بَلْقَاء (جو ملک شام کا ایک شہر ہے) کے مقام پر جمع ہوا۔ اس خبر میں بہر حال کسی قسم کی صداقت نہیں تھی لیکن یہ خبر جو تھی وہ جنگ کی تیاری کا سبب بن گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی اس وقت لوگوں میں طاقت نہیں تھی تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں کُوچ کا اعلان کروایا اور انہیں اس جگہ کے بارے میں آگاہ کر دیا جس طرف سفر کرنا تھا تا کہ وہ اس کے لیے تیاری کر سکیں۔ یہ شرح علامہ زرقانی میں لکھا ہے۔

(شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 4 صفحہ 67-68 ثم غزوۃ تبوک، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) (لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 174)

صحابہ کا ایثار اور منافقوں کی سازشیں بھی اس میں ظاہر ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوے کے لیے تیاری کا اعلان فرمایا ہی تھا کہ مدینے میں ایک گہما گہمی شروع ہو گئی۔ جو صحابہ وسائل رکھتے تھے وہ اپنی استطاعت کی انتہائی حدوں تک قربانیاں پیش کر رہے تھے۔ جو مجبور تھے ان کا جوش وجذبہ اس قدر عروج پر تھا کہ سینکڑوں میل کے سفر کے لیے پاپیادہ چلنے پر آمادہ تھے اور تیار تھے۔ اس مہم میں وسائل پیش کرنے کے لیے کوئی گھر کی طرف بھاگ رہا تھا تو کوئی اپنے اثاثے اکٹھے کر رہا تھا اور اپنے آقاؐ کے حضور زیادہ سے زیادہ دینے کے لیے کوشش کر رہا تھا۔ بہر حال کوئی اپنے مکانوں کی تلاشی لے رہا تھا کہ کچھ ملے تو مَیں اس کے ذریعہ سے غزوے میں شامل ہوں اور پیدل چلنے کے لیے بھی لوگ تیار تھے بلکہ بعض لوگوں کے پاس تو جوتیاں نہیں تھیں۔ ایسے لوگ جو تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں پیدل چلنے کے لیے جوتیاں ہی مل جائیں تو ہم پیدل چلنے کو بھی تیار ہیں۔ اگر ہمارے ننگے پیر ہیں تو ہمیں بالکل نہیں کہ ہمارے پیر زخمی ہو جائیں گے اور ہم پہنچ نہیں سکیں گے۔ اس وقت وہ حالت تھی کہ ان کو وہ بھی مہیا نہیں ہو سکتی تھیں۔ بہر حال ہر ایک اپنی اپنی جگہ اپنی جان کے نذرانے پیش کرنے کے لیے تیار تھا۔ حضرت عمرؓ کو خیال تھا کہ آپ کے گھر میں کافی مال ہے۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ حضرت ابوبکرؓ سے سبقت لے جانے کا آج موقع ہے تو آپؓ نے اپنا آدھا مال لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رکھ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنا سارا سامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پوچھا کہ اپنے گھر کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہو تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسولؐ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رشک کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کی قسم! میں حضرت ابوبکرؓ سے کسی شَے میں کبھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب رجاءہ ان یکون ابوبکر ممن یدعی ...... الخ حدیث 3675)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس واقعہ کا تذکرہ بیان کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے پوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب میں کہا ''اللہ اور اس کا رسول۔'' اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عمرؓ ر! گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ تو جواب دیا کہ نصف۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس پر'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے وہی ان کے مراتب میں فرق ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 95)

حضرت ابوبکرؓ نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا جو کل مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا اس کی مالیت اس موقع پر چار ہزار درہم تھی۔ (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 4 صفحہ 69 ثم غزوۃ تبوک، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

حضرت عثمانؓ نے بھی اونٹوں اور گھوڑوں اور نقد کی قربانی پیش کی تھی۔ اس قربانی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ اس عمل کے بعد اب عثمانؓ کے کسی عمل پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن کے بعد عثمانؓ جو بھی عمل کرے گا وہ اسے ضرر نہیں پہنچائے گا۔ یہ بات آپؐ نے دو مرتبہ فرمائی۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب فی عد عثمان تسمیۃ شھیدا ...... الخ حدیث 3700-3701) (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 4 صفحہ 68-69، غزوۃ تبوک، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

حضرت ابوعَقِیلؓ ایک صحابی تھے ان کے پاس غزوہ میں دینے کے لیے کچھ نہیں تھا تو انہوں نے یہ ترکیب سوچی کہ ایک جگہ رات کو اجرت پہ کام کر کے، مزدوری پہ کام کر کے کھیت کو پانی لگانے کا معاملہ ایک شخص سے طے کیا اور ساری رات رسی کھینچ کھینچ کر کنویں سے پانی نکالتے رہے اور کھیت کو سیراب کرتے رہے۔ اس کے بدلے میں ان کو دو صاع یعنی تقریباً چار پانچ کلو کھجوریں ملیں۔ انہوں نے آدھی اس میں سے اپنے بیوی بچوں کے لیے دے دیں اور آدھی لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس موقع پر اپنا نصف مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس کی مالیت چار ہزار چار سو درہم تھی۔ جب حضرت عاصم بن عدیؓ نے سو وسق، (ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع اڑھائی کلو کا، کچھ کم اڑھائی سیر کا ہوتا ہے) کھجوریں پیش کیں تو منافقوں نے یہ الزام لگایا کہ یہ ریاکاری ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی۔ اس بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ تقریباً یہ کھجوریں جو حضرت عاصمؓ نے پیش کیں چودہ ہزار کلو یا چودہ ٹن بنتی ہیں تو اسی پہ منافقوں نے کہا کہ دکھاوا ہے۔ یہاں یہ بھی وضاحت کر دوں گذشتہ خطبے میں مَیں نے غلطی سے ایک calculation میں چھے سو کلو کھجور کا کہا تھا وہ چھے سو نہیں چھے ہزار کلو تھی۔ بہر حال جب منافقوں نے یہ الزام لگایا کہ یہ ریاکاری ہے تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں یہ آیت نازل فرمائی اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِیۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ اِلَّا جُہۡدَہُمۡ فَیَسۡخَرُوۡنَ مِنۡہُمۡ ؕ سَخِرَ اللّٰہُ مِنۡہُمۡ ۫ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (التوبۃ:79) کہ وہ لوگ جو مومنوں میں سے دلی شوق سے نیکی کرنے والوں پر صدقات کے بارے میں تہمت لگاتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو اپنی محنت کے سوا اپنے پاس کچھ نہیں پاتے۔ پس وہ ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ ان کے تمسخر کا جواب دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب مقدر ہے۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 6 صفحہ 215، ابوعقیل، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (لغات الحدیث جلد چہارم صفحہ 487 ''وسق'' لغات الحدیث جلد دوم صفحہ 648 ''صاع'')

یہ ان منافقوں کیلئے یا ان لوگوں کے لیے ہے جو ایسے الزام لگانے والے ہیں۔ بہر حال یہ حضرت ہِلَال بن امیہؓ کے ضمن میں یہ بات آئی، بیان ہوئی۔ ابھی حضرت ہِلَال بن امیہؓ کے ذکر کا کچھ اَور بھی حصہ ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان ہو گا۔

اس وقت شعبہ وقفِ نو کی طرف سے ایک اعلان بھی ہے کہ انہوں نے وقف نو کی waqfenauintl.org کے نام سے ایک ویب سائٹ بنائی ہے جس کا آج ان شاء اللہ اجرا بھی ہو گا۔ اس ویب سائٹ پر والدین اپنے ہونے والے بچے کو وقف نَو میں شامل کرنے کے لیے لکھے گئے خطوط کے متعلق اور ان کے جوابات کے متعلق شعبہ سے براہ راست رابطہ کر کے رہنمائی لے سکتے ہیں۔ پھر والدین واقفین نَو کی تعلیم و تربیت کے لیے جو میری ہدایات ہیں اور رہنمائی ہے اس سے متعلق معلومات لے سکتے ہیں۔ پھر ویب سائٹ پر خلفائے سلسلہ کے خطبات اور خطابات اور واقفین نَو کا نصاب اور ان کا جو رسالہ ہے۔ لڑکوں کا 'اسماعیل' اور لڑکیوں کا 'مریم' ان کے میگزین کے شمارے بھی اس میں دیکھ سکتے ہیں۔ پھر واقفین نو کو اس پہ کیرئیر پلاننگ کی رہنمائی بھی مل سکتی ہے۔ پھر ویب سائٹ پر تجدیدِ وقف اور شعبہ وقفِ نو کے ساتھ اپنے رابطے کو قائم رکھنے اور اَپ ٹو ڈیٹ کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ پھر واقفین نو کو جماعت کی ضروریات کے حوالے سے معلومات بھی مل سکتی ہیں اور یہ کہ وہ کس طرح کی تعلیم حاصل کریں تا کہ جماعت کی احسن رنگ میں خدمت کر سکیں۔ پھر سیکرٹریان وقف نَو اور انتظامیہ کی رہنمائی کے لیے معلومات اور رپورٹ فارم بھی اس پہ موجود ہوں گے۔ پھر واقفین نَو کے بعض سوالات جو مختلف وقتوں میں انہوں نے میری کلاسوں وغیرہ میں کیے ہیں ان کے ویڈیو کلپس بھی موجود ہیں۔ پھر تحریک وقفِ نو کا تعارف اور شعبہ وقف نو کے ساتھ مستقل رابطہ میں رہنے کے لیے معلومات بھی موجود ہیں۔ پھر مختلف ممالک میں وقف نَو کے حوالے سے ہونے والے پروگراموں کی رپورٹ اور تصویری جھلکیاں بھی اس میں دستیاب ہوں گی۔ بہر حال یہ ویب سائٹ آج سے شروع ہو گی ان شاء اللہ۔ اور جو واقفینِ نو ہیں اور جو واقفینِ نو کے والدین ہیں وہ ضرور اس سے استفادہ کریں۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے — قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا — بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند — ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال — سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

آجکل دنیا بڑی تیزی سے اپنے خدا سے دُور جا رہی ہے
ایک بہت بڑی تعداد نہ صرف دین سے دُور جا رہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی انکاری ہے
اور اس ماحول میں رہتے ہوئے جہاں دنیا کے سامانوں کو سب کچھ سمجھا جاتا ہے ہمارے میں سے بھی بعض اس ماحول کے زیر اثر آجاتے ہیں
ایسے حالات میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ
اپنی حالتوں پر توجہ رکھیں اپنے آپ کو بھی اس ماحول کے اثر سے بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی اس ماحول کے اثر سے بچائیں
اور خود اپنے آپ کو بھی ایک کوشش سے خدا تعالیٰ سے قریب تر کرنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب تر لانے کی کوشش کریں
اپنے آپ کو بھی دنیا کی غلاظتوں سے بچائیں اور اپنی اولادوں کو بھی دنیا کی غلاظتوں سے بچائیں، بچوں کے سامنے اپنے ایسے نمونے قائم کریں کہ
بچے بڑوں کے نمونوں پر چل کر ان راہوں پر چلیں جو دین کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں، جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی راہیں ہیں
جو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان اور یقین پیدا کرنے والی راہیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کا پیار سمیٹ کر دنیا اور آخرت سنوارنے والی راہیں ہیں

جلسہ سالانہ فرانس کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

5/اکتوبر 2019ء بروز ہفتہ (بقیہ رپورٹ)

مستورات کے اجلاس سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کل خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ آجکل دنیا بڑی تیزی سے اپنے خدا سے دُور جا رہی ہے۔ ایک بہت بڑی تعداد نہ صرف دین سے دُور جا رہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی انکاری ہے اور اس ماحول میں رہتے ہوئے جہاں دنیا کے سامانوں کو سب کچھ سمجھا جاتا ہے ہمارے میں سے بھی بعض اس ماحول کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ اس میں بڑے بھی شامل ہیں اور بچے بھی اور نوجوان بھی۔ ایسے حالات میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اپنی حالتوں پر توجہ رکھیں اپنے آپ کو بھی اس ماحول کے اثر سے بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی اس ماحول کے اثر سے بچائیں اور خود اپنے آپ کو بھی ایک کوشش سے خدا تعالیٰ سے قریب تر کرنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب تر لانے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ کو بھی دنیا کی غلاظتوں سے بچائیں اور اپنی اولادوں کو بھی دنیا کی غلاظتوں سے بچائیں۔ بچوں کے سامنے اپنے ایسے نمونے قائم کریں کہ بچے بڑوں کے نمونوں پر چل کر ان راہوں پر چلیں جو دین کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں، جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی راہیں ہیں، جو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان اور یقین پیدا کرنے والی راہیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کا پیار سمیٹ کر دنیا اور آخرت سنوارنے والی راہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں یہ مردوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے نمونے قائم کریں اور بہت محتاط ہو کر اس مادی دنیا کی چمک دمک میں زندگی بسر کریں وہاں یہ عورتوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے عورتوں پر ڈالی ہے۔ اگر ہماری عورتیں خدا سے پیار کرنے والی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والی ہیں تو ان کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کیلئے اس ماحول میں بڑی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ وقف نو میں بہت سی مائیں اپنے بچے پیش کر دیتی ہیں تو پھر ان کی تربیت بھی ان کی ذمہ داری ہے لیکن اگر ہر بچے کی تربیت کی طرف توجہ نہیں اور وقف نو اور غیر وقف نو ہر بچہ پر نظر نہیں تو کسی ایک کی تربیت پر برا اثر پڑے گا یا وقف نو کی تربیت صحیح نہیں ہوگی یا غیر واقف نو کی تربیت صحیح نہیں ہوگی۔ اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف وقف نو کا خیال رکھنا ہے یا صرف لڑکوں کا خیال رکھنا ہے یا صرف لڑکیوں کو ہی روک ٹوک کرنی ہے۔ بعض مائیں لڑکوں کی طرف توجہ زیادہ دیتی ہیں یا بعض مائیں ایسی ہیں جو لڑکوں کو لاڈ میں رکھتی ہیں اور لڑکیوں کو روک ٹوک کرتی ہیں۔ اگر تربیت میں یہ اختلاف ہے، اگر کوئی امتیاز رکھا جا رہا ہے تو کوئی نہ کوئی بچہ پھر بگڑ جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس ماحول میں تربیت بڑا حساس معاملہ ہے۔ اس لئے بہت سوچ سمجھ کر تربیت کا ہر قدم اٹھانا ہوگا۔ مرد اگر اپنی ذمہ داری صحیح طرح نہیں سنبھال رہے اور ان کے عمل بچوں پر، خاص طور پر لڑکوں پر غلط اثر ڈال رہے ہیں تو ان مردوں کو بھی سمجھائیں، اپنے خاوندوں کی طرف بھی توجہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورت کو گھر کی نگران بننے کا ایک اعلیٰ نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہیں اور مرد بھی اسوہ حسنہ ہیں اور عورتیں بھی۔ یہ نہیں کہ صرف مرد ہی اسوہ حسنہ ہیں بلکہ عورتیں بھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت میں آنے کا اعزاز پایا انہوں نے بھی اپنے نمونے قائم فرمائے، وہ بھی پاک نمونہ بنیں۔ صحابیات بھی ایسی تھیں جنہوں نے اپنی عبادتوں کے قابل تقلید نمونے قائم کئے۔ ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ انہوں نے راتیں عبادتوں میں گزاریں اور دن کو روزے رکھے اور پھر انکے خاوندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ان کی شکایت کرنی پڑی کہ میری بیوی وہ ہے جو ساری رات عبادت میں مشغول رہتی ہے اور اپنی ذمہ داریاں اور حقوق ادا نہیں کرتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں کو سمجھانا پڑا کہ درمیانی راستہ اختیار کرو۔ نہ ہی زیادہ تر یہ کہ مستقل اتنا زیادہ عبادتوں میں مشغول ہو جاؤ کہ گھر کی ذمہ داریاں نہ نبھا سکو نہ یہ کہ دنیا کی طرف ہی رغبت اتنی ہو جائے کہ دین کا پتا ہی کچھ نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ درمیانی راستہ اختیار کرو۔ پس اگر شکایت ہوئی تو اس بات پر کہ ہماری عورتیں ہر وقت عبادت کرنے میں مصروف رہتی ہیں۔ وہ ماحول ایسا تھا جس نے ان لوگوں کی ایک کایا پلٹ دی تھی۔ عورتوں کو بھی شکوہ اگر مردوں سے ہوا تو یہ کہ وہ سارا دن روزے میں رہتے ہیں اور راتوں کو عبادت کرتے ہیں۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابیہ کا حلیہ ایسا بنا ہوا تھا کہ بالکل اپنا خیال نہیں تھا، میلے کپڑے تھے۔ نہ کپڑوں کا خیال، نہ بالوں میں کنگھی، نہ اُس زمانے کے مطابق کوئی سنگھار۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بیوی نے پوچھا جب وہ ان کے پاس آئیں کہ تم نے اپنا یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے؟ تو ان کا جواب تھا کہ اگر میں تیار ہوں، اپنا حلیہ ٹھیک کروں تو کس کیلئے، میرا خاوند تو راتوں کو عبادت کرتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے۔ میری طرف تو اس کی کوئی توجہ ہی نہیں ہے، نظر ہی نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم نے زوجہ محترمہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں شخص کی بیوی کا یہ حال ہے اور اس نے اپنے خاوند کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ اس کی اس کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ روزوں اور عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا کہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ اللہ کے قریب ہوں۔ روزے بھی رکھتا ہوں، کھولتا ہوں، بچوں کے بھی حقوق ادا کرتا ہوں، بیویوں کے حقوق ادا کرتا ہوں، معاشرے کے حقوق ادا کرتا ہوں۔ پس اپنے بیوی بچوں کا بھی حق ادا کرو۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد وہی صحابیہ پہلے جس کا حال برا تھا وہ دوبارہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کے پاس آئیں تو اس وقت وہ بڑی تیار ہوئی ہوئی تھیں اور بڑے اچھے کپڑے تھے، خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ آج تم بڑی تیار ہو، بڑی بنی سنوری ہوئی ہو۔ کیا وجہ ہے؟ تو ان صحابیہ نے جواب دیا کہ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے پر میرا خاوند میری طرف توجہ دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے کیلئے اپنی نسلوں کو تباہ ہونے سے بچانے کیلئے ان کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کیلئے ہمیں اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ہمیں اپنے اخلاق کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ہمیں اپنے دوسرے پاک نمونے دکھانے کی ضرورت ہے۔ میں نے کل بھی خطبہ میں جیسا کہ میں نے کہا اس طرف توجہ دلائی تھی مردوں کو تو مسجدوں میں جانے کا حکم ہے کہ پانچ وقت نمازیں باجماعت پڑھو لیکن عورتوں کیلئے تو گھروں میں

ہی نماز پڑھنے کی اجازت ہے اور ثواب بھی مردوں کے برابر ہے جن کو مسجدوں میں جا کر نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ پس اس سہولت سے بھی اگر فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہوگی؟ ایک احمدی عورت جس نے زمانے کے امام کو اس لئے مانا ہے کہ اس وقت زمانے میں جو فتنہ وفساد کی حالت ہے میں نے اس سے بچ کر رہنا ہے تو پھر عابدہ بننا ہوگا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بننا ہوگا، اس کی بندگی کا حق ادا کرنے والا بننا ہوگا۔ اور جب عابدہ بنیں گی، عبادت گزار بنیں گی تو تب ہی باقی نیکیاں کرنے کی بھی توفیق ملے گی، تب ہی اس بات کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل فرمانبردار بننا ہے۔تبھی قانتات میں شمار ہو گا۔آنحضرت نے فرمایا کہ عورت اپنے گھر، اپنے خاوند کے گھر کی نگران بنائی گئی ہے۔ وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر اور اولاد کی نگرانی اور حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ پس اولاد کی تربیت کی ذمہ داری عورت پر سب سے زیادہ ڈالی گئی ہے کہ خاوند اگر باہر کے کاموں میں مصروف ہے، گھر میں نہیں ہے تو عورت نگران ہے۔ اسکول سے بچے گھر واپس آئے ہیں تو عورت کی موجودگی گھر میں ضروری ہے تا کہ ان کی خوراک کا خیال رکھے اور ان سے پھر اسکول کے حالات بھی پوچھے اور پھر باقی جو تربیت کے امور ہیں ان کے بارے میں انہیں بتائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس احمدی ماؤں کو اس وقت کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے یہاں کے ماحول کے اثرات کو دیکھتے ہوئے بچوں کو بُرے اور بھلے کی تمیز اور فرق بتاتے ہوئے تربیت کریں۔ آجکل یہاں آزادی کے نام پر بچوں کو بچپن سے ہی ایسی باتیں بتادی جاتی ہیں جن کا بچوں سے تعلق ہی نہیں ہوتا اور بلوغت کی عمر کو پہنچنے سے پہلے اس کی سمجھ آ ہی نہیں سکتی اس کا ادراک پیدا ہی نہیں ہوسکتا، لیکن یہ بتاتے ہیں۔علم کی روشنی کے نام پر یہ بتایا جاتا ہے۔علم کی روشنی کے نام پر بچوں کو یہ لوگ اخلاقی اندھیروں میں دھکیلنے کی کوشش کررہے ہیں اور یہ باتیں سکھا رہے ہیں اور بچے اس وجہ سے اخلاقیات میں اخلاقی اندھیروں میں ڈوب بھی رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ماؤں کی پہلے سے بڑھ کر یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے گھروں کی نگران بن کر ان لغویات اور بیہودہ باتوں کے ردّ کیلئے پہلے تو خود معلومات اکٹھی کریں، خود معلومات اپنے پاس رکھیں اور اگر بچہ اسکول سے سیکھ کے آتا ہے اور اس کے بارے میں سوال کرے تو بغیر شرمائے جو کچھ وہ سوال کرتا ہے اگر وہ بیہودہ قسم کے تعلقات کے بارے میں سوال ہیں تو ان کو بتائیں۔ بتائیں کہ یہ برائی ہے اور ابھی تمہاری اس کی عمر نہیں ہے۔ اس طرح ہم اپنے بچوں کی حفاظت اور نگرانی کر سکتے ہیں، نہیں تو یہ دنیادار ماحول ہماری نسلوں کی دنیا و عاقبت برباد کردے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی کو بڑی فکر کے ساتھ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی عورت کو اپنے نمونوں کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ ایسی عمدہ اور اعلیٰ معیار کی تربیت کی ضرورت ہے کہ کہا جاسکے کہ یہ مائیں تو ایک ایسا وجود ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ کر اپنی اولاد کو ایک قیمتی سرمائے کی صورت میں جماعت کو دے رہی ہیں۔ یہ اولادیں، یہ بچے آپ کے پاس جماعت کی امانت ہیں اور ان کی تربیت کی وجہ سے یہ سب بچے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ مال بن چکے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہر آن پڑتی رہتی ہے جو اپنے پاکیزہ ذہن کی وجہ سے دنیا کی گندگیوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔انہیں ٹی وی اور انٹرنیٹ کے لغو اور بیہودہ اور ننگے اور غلط پروگراموں سے کوئی رغبت نہیں ہے۔ انہیں اگر دلچسپی ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرنے کی دلچسپی ہے۔ یہ دنیا کہے کہ یہ وہ بچے ہیں کہ اگر دلچسپی ہے تو بیہودگیوں سے دلچسپی نہیں، لغویات سے دلچسپی نہیں، وقت ضائع کرنے سے دلچسپی نہیں، آوارہ گردی کرنے سے دلچسپی نہیں، باہر لڑکوں میں پھر کر نشہ آور چیزیں استعمال کرنے سے دلچسپی نہیں، بلکہ دلچسپی ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرنے سے دلچسپی ہے۔اگر فکر ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا حصہ بننے کی کہ میرے ماننے والے علم ومعرفت میں ترقی کرنے والے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور ترقی کرنے والے بن کر دنیا کی رہنمائی کرنے والے اور دنیا کو دجالی فتنوں سے بچانے والے بنیں گے۔ پس ایسے خزانے اور ایسے وجود پیدا کرنے والے بنیں۔ ایسی مؤمنہ بیویاں اور مائیں بنیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہترین مال میں سے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح مائیں یہ بھی یادرکھیں کہ لڑکیوں کی تربیت کیلئے ان کو اپنے بھی نمونے دکھانے ہوں گے، خاص طور پر اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی انہیں خیال رکھنا ہوگا۔ حیا عورت کی نشانی ہے۔لڑکیوں کو بتائیں کہ یہ نام نہاد ترقی یافتہ معاشرہ تمہاری حیا کی حفاظت نہیں کرتا۔ بچپن سے ہی بتانا ہوگا، پانچ چھ سال کی عمر سے ہی بچیوں کو بتانا ہوگا کہ یہ معاشرہ تمہاری حیا کی حفاظت نہیں کرتا۔ حیا کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چل کر ہی ہوسکتی ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پردے کا بھی حکم فرمایا ہے اور حیا کا بھی حکم دیا ہے۔ ہمیشہ بچیوں کو یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ اس بارے میں کسی احساس کمتری میں آنے کی ضرورت نہیں، دل میں کسی احساس کمتری کو پیدا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر مائیں خود اپنے پردوں کی حفاظت کریں گی اور لڑکیوں کو اس کی اہمیت بتائیں گی تو یقیناً بچیوں پر بھی اس کا نیک اثر ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض پڑھی لکھی لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ ہماری مائیں پرانے زمانے کی ہیں۔انہیں کیا پتا کہ اس زمانے کے ساتھ چلنے کیلئے پردہ اور حجاب کو نرم کرنے کی ضرورت ہے یا بعض جگہوں پر نہ بھی اگر پردہ کیا جائے، نہ بھی یہ حیادار لباس پہنا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکموں سے ہٹ کر چلے گا وہ اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیوں کو برباد کرے گا۔ اس لئے بغیر کسی احساس کمتری کے ایک احمدی لڑکی اور عورت کو اس لباس پر لعنت بھیجتے ہوئے ترک کردینا چاہئے جس سے حیا میں کمی آتی ہو، جو لباس اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نفی کرتا ہوں۔ اگر کسی کو یہ بہانا ہے کہ کام کیلئے بعض قسم کے لباس پہننے پڑتے ہیں اور وہ لباس بلاؤز اور جینز کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں اور سکارف بھی نہیں لیا جاسکتا اور اوپر کچھ لمبا کوٹ نہیں پہنا جاسکتا تو پھر ایسے کام سے ہماری لڑکیوں کو بچنا چاہئے جو ننگے لباس کی طرف لے کر جانے والا کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے متولی ہونے پر ایمان رکھیں گی اور صالحات میں سے بننے کی کوشش کریں گی تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق صالحہ کا متولی بھی ہوگا۔ آج اگر پردے سے آزاد ہوجائیں تو آئندہ نسلیں اور زیادہ آزادی میں چلی جائیں گی اور پھر دین سے دُور ہٹ جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ”یورپ کی طرح بے پردگی پر لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔“ آپ نے فرمایا ”یہ ہرگز مناسب نہیں، یہی عورتوں کی آزادی اور فسق و فجور کی جڑ ہے۔“ یہی ضرورت سے زیادہ آزادی دیتی ہے اور یہی ہے جو دین سے دُور لے جانے والی اور دین کے حکموں سے دُور کرنے والی ہے اور اس کی جڑ یہ آزادی ہے۔ اس لئے بہت سوچ سمجھ کر ہر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیشہ یادرکھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی باتوں، اس کے رسول کی باتوں اور اس زمانے کے امام اور حکم اور عدل کی باتوں پر توجہ سے عمل نہیں کریں گی تو اپنا دین گنوادیں گی۔ پھر یہ دعویٰ بھی غلط ہوگا کہ ہم نے مسیح موعود کی بیعت کی ہے۔اس ماحول میں شرمانے کی بجائے ان لوگوں کو جو دنیادار ہیں کھل کر بتائیں کہ پردہ ہمارا دینی معاملہ ہے اور تم ہمارے دین کے معاملے میں دخل نہ دو۔ یہاں کی پڑھی لکھی احمدی لڑکیاں اخباروں میں اس بارے میں خط لکھیں، مضمون لکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ یادرکھیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں گی تو دین و دنیا میں عزت پائیں گی۔ پس خود اپنے جائزے لیں، صرف مسجد آنے کیلئے اور جلسوں پر آنے کیلئے حیادار لباس اور پردے نہ ہوں بلکہ یہ آپ کی ایک امتیازی خصوصیت ہو۔ جہاں بھی ہوں آپ کا ایک حیادار لباس ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یادرکھیں کہ تقویٰ اختیار کرو، دنیا اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ فرماتے ہیں ”خدا کے فرائض نماز زکوۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔“ فرمایا کہ ”اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکموں اور ارشادات پر چلتے ہوئے اپنے اور اپنی نسلوں کے دین کی حفاظت کرنے والی اور انہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کا جو آپ کو اعزاز دیا ہے اس کی ہمیشہ آپ قدر کرنے والی ہوں اور دنیا میں ڈوب کر اس سے دُور نہ ہٹ جائیں۔ آمین۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

کا لجنہ سے یہ خطاب 1 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ دعا کے بعد لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، فرنچ زبان میں ترانے اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ آخر پر افریقن خواتین نے اپنے مخصوص انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور نعرے بلند کیے۔

بعدازاں 2 بجے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادئیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فرنچ مہمانوں کے ساتھ پروگرام

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لائے اور فرنچ مہمانوں کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ مکرم عطاء الحئی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور بعدازاں اس کا فرنچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم آصف عارف صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ فرانس نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

بعدازاں سب سے پہلے Trie Chateau کے میئر Mr David نے اپنا ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے کہا: خلیفہ کی اس چھوٹے سے شہر Trie Chateau میں آمد ہمارے لیے بہت خوشی اور اعزاز کا باعث ہے۔ اس کمیونٹی کی بھلائی اور جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات میں اضافہ کے لیے امن کا پیغام بہت اہم ہے۔ مجھے امید ہے کہ موسم کی خرابی کے باوجود بھی آپ اس جلسہ سے محظوظ ہوں گے جو کہ ایک ایسی جگہ پر منعقد ہو رہا ہے جو پیرس کے قریب ہے اور بہت خوشگوار مقام ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ ہمیں جانیں گے اور اپنا تعارف ہمیں کروائیں گے۔ پس میں آپ لوگوں کا اور بالخصوص خلیفہ کی اس موقع پر تشریف آوری پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سب کا شکریہ۔

اس کے بعد ڈاکٹر Annelise Defaix صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ پیرس یونیورسٹی کے ساتھ منسلک ہیں اور ساؤتھ ویسٹ ایشین ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتی ہیں۔ موصوفہ نے کہا: میں پیشہ کے اعتبار سے سوشیالوجسٹ ہوں اور مسلمان اقلیتوں پر تخصّص کر رہی ہوں۔ اس غیر معمولی تقریب میں دعوت پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں 10 سال سے احمدیوں کو جانتی ہوں۔ سب سے پہلے میری احمدیوں کے ساتھ ملاقات انڈونیشیا میں ہوئی جہاں انہیں مخالفت کا سامنا تھا۔ میں ان سے بہت متاثر ہوئی تھی۔ پھر مجھے کمبوڈیا میں بھی احمدی ملے۔ میں Saint Prix میں بھی تین سال سے احمدیوں سے مل رہی ہوں اور مذہبی اقلیتوں کے atlas میں احمدیوں کے حوالہ سے ایک باب لکھا ہے۔ اس وقت ہمارا ملک مسلمانوں کے حوالہ سے ایک نازک دور سے گزر رہا ہے جس کی مثال پہلے کبھی نہیں ملتی اور ایسے وقت میں خلیفہ نے جو پیغام دیا ہے وہ ہمارے دلوں کے لیے راحت کا باعث بنا ہے اور اس تاریک دور سے نکلنے کے لیے ہمارے اندر جذبہ پیدا کرتا ہے۔ فرانس میں اسلاموفوبیا بہت عام ہو چکا ہے لیکن امن اور پیار کبھی علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ السلام علیکم۔

اسکے بعد ڈاکٹر Langewish Katrine صاحبہ جو کہ Anthropologist ہیں اور یونیورسٹی آف Jonnas Gutenberg میں افریقن سٹڈیز کی انچارج ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے کہا: میری جماعت احمدیہ سے ملاقات ویسٹ افریقہ کے ملک بورکینا فاسو میں واقع ان کے ایک ہسپتال میں ہوئی تھی۔ اسکے بعد میں نے اس جماعت کے ساتھ اپنا رابطہ بحال رکھا اور پھر فرانس، جرمنی اور دیگر ممالک میں بھی اس جماعت کو دیکھا۔ بطور Anthropologist میں جماعت کے فلاحی منصوبوں بالخصوص ہیومینٹی فرسٹ میں بہت زیادہ دلچسپی لیتی ہوں اور اس جماعت کا روحانیت کی تلاش اور فلاحی کاموں میں ساتھ ساتھ چلنا بہت ہی اعلیٰ چیز ہے۔ اس لیے مجھے خلیفہ کی موجودگی میں آج اس جلسہ میں شمولیت کر کے بہت خوشی مل رہی ہے۔ آپ لوگوں کو شاید بورکینا فاسو میں شائع ہونے والی میری ایک کتاب اچھی لگے جس کا ایک باب ہی جماعت احمدیہ کے متعلق ہے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9843: مَیں احمد خالد ولد مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: 51 سنچار وِہار (سیکٹر 62) نوئڈا صوبہ اتر پردیس، مستقل پتا: نور ہسپتال ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان 1700sqft بمقام سیکٹر 75 نوئڈا (یوپی) دو بھائیوں میں مشترک، زرعی زمین 45 مرلہ بمقام بسراواں، قادیان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1,00,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارادت احمد — العبد: احمد خالد — گواہ: سید صلاح الدین

مسل نمبر 9892: مَیں فارعہ طاہر زوجہ مکرم مجیب احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال، ساکن محلہ بساون گنج ڈاکخانہ امروہہ صوبہ اتر پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/اکتوبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: سیٹ 16 گرام، 3 انگوٹھیاں 8 گرام، چین 5 گرام، کانٹے 5 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) حق مہر -/51,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مجیب احمد — الامۃ: فارعہ طاہر — گواہ: انیس احمد

مسل نمبر 9893: مَیں شکیل احمد ضمیر ولد مکرم بشیر احمد ضمیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ — العبد: شکیل احمد ضمیر — گواہ: داؤد احمد ضمیر

مسل نمبر 9894: مَیں نجمہ سلطانہ زوجہ مکرم شکیل احمد ضمیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن حلقہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: جھمکے، 6 انگوٹھی، چین (کل وزن 5 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب ایک جوڑی 6 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ — الامۃ: نجمہ سلطانہ — گواہ: محمد خالد ملکانہ

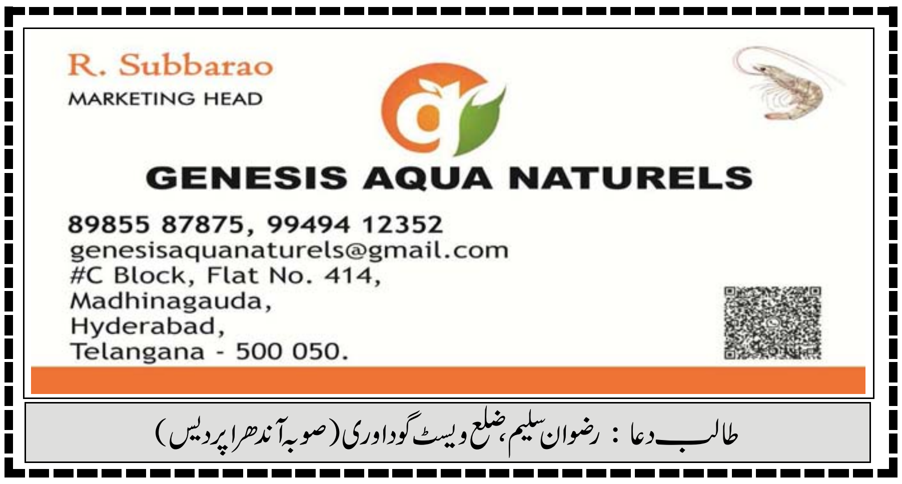

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں میں سے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی بیعت میں آ کر ملے ایک انعام ہمیں جلسہ سالانہ کی صورت میں مل رہا ہے تا کہ ہم اپنی روحانی اور اخلاقی اور علمی بہتری کیلئے کوشش کرسکیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5 / جولائی 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت پر اللہ تعالیٰ کے کس خاص فضل کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں میں سے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی بیعت میں آ کر ملے ایک انعام ہمیں جلسہ سالانہ کی صورت میں مل رہا ہے تا کہ ہم اپنی روحانی اور اخلاقی اور علمی بہتری کیلئے کوشش کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور تقویٰ میں بڑھنے کے سامان کرسکیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لیے اپنے دلوں کو صاف کریں اور حضرت مسیح موعودؑ کے جلسے کے قیام کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرسکیں۔ آپس میں رنجشوں اور دوریوں کو صلح اور قرب میں بدلنے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ کو لغویات سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔

سوال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا شوق اور انتظار کس لیے ہونا چاہیئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے میں شامل ہونے کا شوق اور انتظار اس لیے ہونا چاہیے کہ جلسے کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہر شخص کو جو جلسے میں شامل ہو رہا ہے اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ کیا وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہا ہے؟ تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے؟ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے یا اس سوچ کے ساتھ یہاں آیا ہے؟ اگر نہیں تو جلسے پر آنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ ہمیں کوشش کرنی ہوگی تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم جذب کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کی جلسہ پر آنے والوں کے لیے کی گئی دعاؤں کے بھی مستحق بنیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن لوگوں سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے ان لوگوں سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے جو اس سوچ کے ساتھ اس جلسہ میں شامل نہیں ہوتے اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق نہیں ڈھالتے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کیلئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّتِ غائی جس کیلئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاحِ خلق اللہ ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رمضان اور جلسے کے ایام کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ رمضان جو ایک روحانی اصلاح اور ترقی کا مہینہ تھا جس میں ذاتی عبادتیں اور روزے اور ذکر الٰہی کا موقع ہر ایک مومن کو میسر آیا اور اب ایک اَور تین دن کا کیمپ ہے جس میں دینی اور علمی ترقی کے موقعے کے ساتھ عبادتوں اور ذکرِ الٰہی کا ماحول ہے۔ سب جمع ہو کر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہیں، نوافل بھی پڑھتے ہیں، تہجد پڑھتے ہیں اور چاہے اپنی اپنی زبان میں ہو۔ پورا ماحول اگر ذکرِ الٰہی کر رہا ہے تو وہ بھی ذکرِ الٰہی کا ایک اجتماعی رنگ ہے۔

سوال جلسے کے ماحول کا فائدہ کس طرح حاصل ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے کے ماحول کا حقیقی فائدہ تبھی ہوگا جب دنیا کی محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت کے مقابلے میں ٹھنڈی ہو جائے گی۔ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کی محبت کو خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کے مقابلے میں ثانوی حیثیت دینا یہ بہت بڑی بات ہے اور یہی چیز ہے جو حقیقی مومن بناتی ہے۔ اس تربیت اور شمولیت کا فائدہ تبھی ہوگا کہ جب ہم دنیا کے کاموں کے باوجود دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ ان تین دنوں میں خاص طور پر دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی کرنی ہوگی۔

سوال حضور انور نے جلسے میں شامل ہونے والوں اور دکانیں لگانے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے میں شامل ہونے والے اور بازار لگانے والے اس بات کا خیال رکھیں کہ بازاروں میں پھرنا اور شاپنگ کرنا اور اپنی چیزوں پر منافع حاصل کرنے کی کوشش کرنا دنیاداری ہے۔ اس لیے اس سے بچیں اور جلسہ کی کارروائی توجہ سے سنیں۔ بازار کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور بازاروں کے حق یہ ہیں کہ وہاں چلتے پھرتے ایک دوسرے کو سلام کریں۔ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہیں۔ دکانوں پر کسی خاص چیز کو دیکھنے کے بعد رَش نہ کریں۔ دوکاندار جائز منافع سے اپنی چیزیں فروخت کریں۔ کسی کی مجبوری سمجھ کر ناجائز منافع نہ کمائیں۔ دکاندار بھی دوران میں ذکرِ الٰہی بھی کرتے رہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں نیکیوں اور تقویٰ کا معیار بلند کرنے کے لیے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے غرض یہی رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانے میں پائی نہیں جاتی تھی اسے دوبارہ قائم کرے۔ نیز فرمایا کہ اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ ایک اور جگہ فرمایا کہ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ آپ نے فرمایا کہ تمام قسم کی نیکیاں بجا لانا، خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کے تمام قسم کے حقوق ادا کرنا اصل تقویٰ ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے کامل بندے کن کو قرار دیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے لَا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ (النور:38)" یعنی جنہیں نہ کوئی تجارت نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل رکھتی ہے۔ جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔

سوال حضور انور نے جلسہ میں آنے والوں اور ڈیوٹیاں دینے والوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے میں آنے والے بھی اور ڈیوٹیاں دینے والے بھی ان دنوں میں ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنیں۔ اس سے بڑی اَور کیا بات ہمارے لیے ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یاد رکھے۔ ملکی قانون نے ہماری مذہبی آزادی پر پابندیاں لگائیں لیکن اس کے باوجود اگر ہم اپنے عملوں کی کمی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمار نہ ہوں تو یہ کتنا گھاٹے کا سودا ہے۔ پس ان دنوں میں بہت دعائیں کریں کہ ہم ان لوگوں میں شمار نہ ہوں جن سے خدا تعالیٰ راضی نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کا ذکر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپس کی رنجشیں دور کرنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے جلسوں کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ جماعت کے افراد کا آپس کا تودّد و تعارف بڑھے۔ پس جہاں نئے آنے والوں سے احمدیت کے رشتے کی وجہ سے محبت اور تعارف کا رشتہ قائم ہوگا وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ پرانے رشتوں میں مزید محبت پیدا ہو۔ پس ان دنوں کو آپس کی رنجشوں کو دور کرنے کا ذریعہ بھی بنائیں۔ نہ یہ کہ یہاں آ کر آپس کی رنجشیں غضب دکھانا شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو بھی شعائر اللہ میں شامل فرمایا ہے تو جو لوگ شعائر اللہ کے تقدس کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتے ہیں۔

سوال حضور انور نے کس قسم کے لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ نظام جماعت میں شامل نہیں ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مجھے بڑے افسوس سے یہ بھی کہنا پڑ رہا ہے کہ بعض لوگ جلسہ پر آتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر پرانے کینوں اور رنجشوں کی وجہ سے جلسے کے ماحول میں بھی دست و گریبان ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ پولیس کو بھی بلانا پڑتا ہے۔ کیا یہ ایک مومن کی شان ہے؟ ایسے لوگوں کو نظامِ جماعت اگر جماعت سے باہر نکالے یا نہ نکالے وہ اپنے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں جماعت سے باہر نکل جاتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا نصیحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو، وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کیلئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب طیار کیے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کیلئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جسکا تمام ہم و غم دنیا کیلئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔ ......☆......☆......

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12 / جولائی 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان کس بات کا اظہار کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے میں شامل ہونے والے سینکڑوں غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایک غیر معمولی ماحول اور اثر دیکھنے میں آیا ہے۔ اپنے تو اظہار کرتے ہی ہیں لیکن کس طرح تمام کارکن بچے بچیاں کام کرتے ہیں اور کس طرح اتنی بڑی تعداد میں لوگ بغیر کسی جھگڑے اور فساد کے رہتے ہیں، یہ غیروں کے نزدیک ایک عجیب غیر معمولی چیز ہے بلکہ بعض نے تو یہ اظہار کیا کہ یہ ایک معجزہ ہے۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ کو تبلیغ کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمارا جلسہ علاوہ ہماری اپنی تربیت کے تبلیغ کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ بنتا ہے۔ پس یہ چیز ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی شکرگزاری میں بڑھتے چلے جائیں اور یہ ماحول ہمارے عارضی ماحول نہ ہوں بلکہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہمارے ہر عمل سے دکھانے والا ہو اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو ہر وقت پورا کرنے والے ہوں۔

سوال جلسہ سالانہ کی تبلیغی نشست میں کتنے مہمان شامل ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس سال تبلیغی نشست میں ان کے کُل گیارہ سو اُناسی، seventy nine، ایک ہزار ایک سو اناسی (1179) مہمان شامل ہوئے۔ اس میں جرمن مہمانوں کی تعداد 502 تھی اور دیگر یوروپین اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 341 تھی۔ اس کے علاوہ 157 عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ آئے۔ 104 ایشین اور 75 افریقن مہمان بھی شامل ہوئے۔ اس طرح وہاں کل ستاسٹھ (67) قومیتوں کے مہمانوں کی نمائندگی تھی۔

سوال مسٹر Hans Oliver نے حضور انور کے خطاب کے بعد کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے بیان کیا کہ امام جماعت احمدیہ کی تقریر میرے لیے بہت پرجوش اور ہیجان انگیز تاثیر رکھتی تھی۔ بظاہر پُرسکون اور روزمرہ کے معمول کے مطابق چلتے ہوئے حالات میں آنے والے خطرات اور جنگ کو بھانپ لینا یہ بڑی اہم بات ہے اور امام جماعت احمدیہ نے نہ صرف مستقبل میں معلّق خطرات کو حقیقی طور پر محسوس کیا ہے بلکہ ساتھ ساتھ دنیا کو خبردار بھی کر رہے ہیں۔

سوال مسٹر نوبرٹ واگنر نے جلسہ کے متعلق کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر مسٹر نوبرٹ واگنر کہتے ہیں کہ مہاجرین اور تارکینِ وطن کے مسئلے پر آج جو نکتۂ نظر

امام جماعت احمدیہ نے بیان کیا ہے اس سے میزبان ملکوں اور مہاجرین کے باہمی معاملات میں ایک توازن اور وقار پیدا ہوگا اور پناہ گزینوں کی عزتِ نفس کو بھی سہارا ملے گا اور میزبان اداروں میں بھی ان مہاجرین کی عزت اور وقار بڑھیں گے۔ میرے لیے اور امیگریشن لاء کی پریکٹس کرنے والے رفقائے کار کے لیے اس میں بہت سامواد ہے جو ہمارے کام آسکتا ہے۔

سوال سوئٹزر لینڈ کی لیلیٰ صاحبہ نے جلسہ کے متعلق کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لیلیٰ صاحبہ کہتی ہیں آج جب میں نے یہ تقریر سنی تو مجھے ہر ایک لفظ میں امن ہی امن نظر آیا۔ مجھے ہر ایک لفظ میں برداشت اور انسانیت کی اقدار نظر آئیں۔ اگر آپ امن، برداشت اور انسانیت کو باہم یک جا کر دیں تو پھر آپ ایک خوبصورت معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔ جو بھی آپ کہتے ہیں وہ ہمارے ہی فائدے کیلئے ہے۔ سب سے زیادہ متاثر کن بات یہ تھی کہ آپ نے تمام مسائل بیان کرنے کے بعد مذہب سے اس کا حل پیش کیا اور بتایا کہ ان تمام مسائل کا حل خدا کو پہچاننے میں ہے۔ آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب مسئلہ نہیں بلکہ مسائل کا حل ہے۔

سوال جرمنی کے ایک عیسائی پادری اندریاس وائس بروٹ نے کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اندریاس وائس بروٹ کہتے ہیں کہ میں جلسہ سالانہ سے، ان بہت سے دوستانہ چہروں سے، اس خوش خلقی کی فضا سے، اس عظیم اتحاد اور محبت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور پھر میری تقریر کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس تقریر نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا۔ ایٹمی جنگ کے خطرے کا مجھے اتنا احساس نہیں تھا۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ ہم صرف اس وقت ترقی کر سکتے ہیں جب ہم سماجی اقدار اور امن کی طرف توجہ دیں اور مل کر امن کی تلاش کریں۔ اس مقصد کیلئے ہمیں ایک مضبوط معاشرے کی ضرورت ہے جس میں ہم رواداری اور کثیر العقائد فضا کو قائم کریں اور اس میں مکالمہ بین المذاہب ایک اہم حصہ ہے۔

سوال میسیڈونیا وفد کی الیگزانڈرا دونیوا صاحبہ نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: الیگزانڈرا دونیوا صاحبہ پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئیں۔ کہتی ہیں احمدی امن کو پھیلاتے ہیں امن کی تعلیم دیتے ہیں۔ اخلاقیات کو قائم کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ بنی نوع انسان یہ تمام امور سرانجام دیں۔ احمدیت لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کر رہی ہے۔ ان کو عبادت کی لَو لگائی ہے۔ احمدیت یہ چاہتی ہے کہ لوگ روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں۔ ان میں اتحاد قائم ہو۔ وہ خدا کے قریب ہوں اور اس سال جلسہ سالانہ پر میں نے مسکراتے چہروں کے ساتھ بہت زیادہ اچھے لوگ دیکھے جو ہمیں بہت عزت دے رہے تھے۔

سوال بلغاریہ کی ایک عیسائی خاتون جولیا (Yulia) صاحبہ نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بلغاریہ کی ایک عیسائی خاتون جولیا (Yulia) صاحبہ کہتی ہیں۔ میں اس بات کو سوچ کر بہت جذباتی ہو رہی ہوں کہ میں بھی احمدیہ جماعت کے جلسے پر ان ہزارہا شاملین کے ساتھ شامل ہوئی ہوں۔ بے شک میں عیسائی ہوں لیکن میری تقریر کے متعلق کہہ رہی ہیں کہ مجھے یہ تقریر بہت پسند آئی۔ آپ کی دعائیں دل پر اثر کرنے والی تھیں۔ تلاوتِ قرآن کریم بھی مجھے بہت پسند آئی۔ قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ طلباء کو انعامات بھی آپ نے اپنے ہاتھ سے دیے اور پھر آگے بھی دعا دے رہی ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول ہوں۔

سوال بلغاریہ کی ایوانکا صاحبہ نے کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایوانکا (Ivanka) صاحبہ کہتی ہیں میں ساری چیزیں دیکھ کر حقیقت میں حیران رہ گئی ہوں۔ خاص طور پر ان بچوں سے بہت متاثر ہوئی ہوں جو گلاسوں میں ہمیں پانی دیتے تھے۔

سوال ہنگری کے ساواونس صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سَاوَاوِنُس صاحب کہتے ہیں کہ ان کو اپنے کام کی وجہ سے مختلف لوگوں سے ملنا پڑتا ہے۔ یہ مختلف تقریبات میں جاتے ہیں۔ یہودیوں کے پروگراموں میں بھی گئے۔ مسلمانوں کے پروگراموں میں بھی گئے۔ عیسائیوں کے پاس بھی گئے۔ انہوں نے بتایا کہ جو محبت اور انسانیت کا احترام، مساوات اور بھائی چارہ یہاں آکر دیکھا ہے ایسا کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی اور پروگرام میں دیکھا۔

سوال ایک احمدی دوست گرِزیم مُرَ اچی صاحب نے کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گرِزیم مُرَ اچی صاحب جن کا تعلق لامذہب سوسائٹی سے تھا۔ چنانچہ چند سال قبل انہوں نے بیعت کی اور اب آہستہ آہستہ اسلامی شعار کی پابندی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ مجھے بہت خاص لگا۔ مہمان نوازی اور انتظامات ہر سال کی طرح نہایت ہی اعلیٰ تھے اور یہ کہتے ہیں کہ لجنہ میں میرا خطاب اور جو اختتامی خطاب تھا اس نے مجھے بڑا متاثر کیا اور یہ پیغام ہم مردوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

سوال جارجیا کے بیسو صاحب نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ ایک فلاحی ادارے کے چیئرمین ہیں کہتے ہیں کہ بہت سے احمدی احباب سے بات کرنے کا موقع ملا اور میں نے بات چیت میں یہ جائزہ لینے کی کوشش کی کہ یہ جماعت کس قدر مذہبی رواداری کا خیال رکھنے والی ہے۔ بات چیت کے دوران میں نے انہیں اچانک بتایا کہ میں مسلمان نہیں ہوں بلکہ عیسائی ہوں۔ میرا خیال تھا کہ یہ جان کر ان لوگوں کا رویہ بدل جائے گا لیکن میں بہت حیران ہوا کہ احمدی دوست جس طرح پہلے خوش اخلاقی سے بات کر رہے تھے اسی طرح اپنے اخلاق کا اظہار کرتے رہے اور کسی قسم کے تعصّب کا اظہار نہیں کیا۔

......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 1/اگست 2019 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆محترمہ بشریٰ تبسم صاحبہ
اہلیہ مکرم عبد الوحید نجمی صاحب (تھارٹن ہیتھ یوکے)

30/جولائی 2019ء کو 59 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم شیخ محمد علی صاحب مرحوم (آف اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور) کی بیٹی تھیں۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک، نمازوں کی پابند، خوش مزاج، نرم دل، مہمان نواز، غریبوں کی مدد کرنے والی، ملنسار، خداترس اور ایک نیک باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم کیپٹن سکندر محمود صاحب
(A-290، گلی نمبر 6 کیولری گراؤنڈ، لاہور کینٹ)

20/مئی 2019ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم ایک اصول پسند اور صاف گو انسان تھے۔ کیولری گراؤنڈ کے نماز سنٹر کی خرید اور تعمیر میں خود بھی مالی معاونت کی توفیق پائی اور اپنے دیگر عزیز و اقارب سے بھی کثیر رقم بطور عطیہ دلوائی۔

(2) مکرم عبد اللطیف صاحب
(سابق کارکن اصلاح وارشاد ربوہ)

18/جون 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ایک نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرمہ گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب (آف کالابن صوبہ جموں و کشمیر)

14/جنوری 2019ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، مہمان نواز، قناعت پسند اور صبر و شکر کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے عقیدت کا تعلق تھا۔ حضور کے خطبات اور خطابات کو سننے کا اہتمام کیا کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں حسبِ استطاعت حصہ لیتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے دو بیٹے بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرمہ ناظمہ سدھن صاحبہ (ماریشس)

7/فروری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پسماندگان میں تین بچے شامل ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ مکرم مظفر سدھن صاحب (مبلغ سلسلہ ماریشس) کی چچی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم ابراھیم سدھن صاحب (ماریشس)

7/جولائی 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نمازوں کے پابند، انسانی ہمدردی میں پیش پیش، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ مکرم مظفر سدھن صاحب (مبلغ سلسلہ ماریشس) کے بڑے بھائی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(6) مکرم مبشر احمد طاہر صاحب (ملائیشیا)

ستمبر 2018 میں 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے چندے ادا کرنے والے ایک نیک مخلص اور فدائی انسان تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں
(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)
طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے
(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)
طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

برانچ

دانش منزل (قادیان)

ڈُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا

آصف ندیم

جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Propritor: Asif Nadeem

Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں

Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

طالب دعا:

شیخ حاتم علی

گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر

ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ

(مغربی بنگال)

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir

Needs Education Kashmir

An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED

MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination

for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

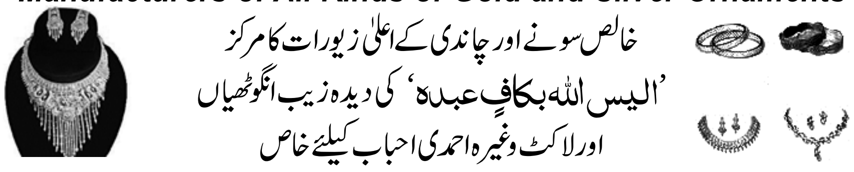

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

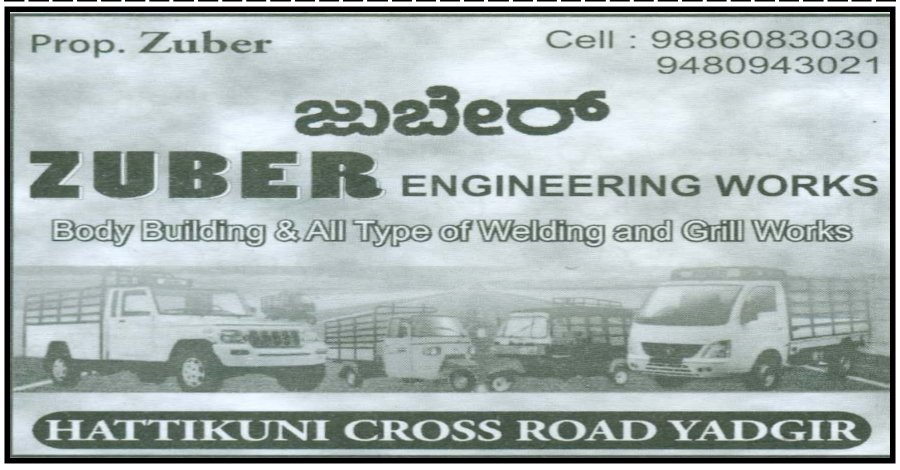

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery
Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
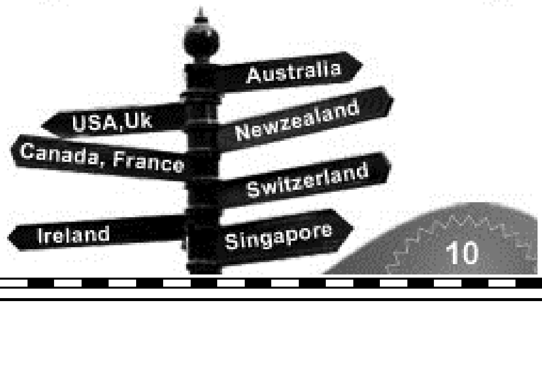

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 2-9 - Janauary - 2020 Issue. 1-2

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

وقفِ جدید کے 62ویں سال کا بابرکت اعلان

وقف جدید کی تحریک میں دُنیا بھر میں مالی قربانی پیش کرنے والے افراد جماعت کے ایمان افروز واقعات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 رجنوری 2020 بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں فرماتے ہیں:

پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کیلئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبہ:41) وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الانفال:4) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا طریق بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر تم میں سے کوئی خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود نہیں آتا۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پالے گا اور جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مخلصین ہیں جن کو جب چندے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کیلئے مالی قربانی میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض جگہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ مالی کشائش کے لوگ اپنے غریب رشتہ داروں کی طرف سے چندے کی ادائیگی کر دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے یہ ایک نیکی ہے لیکن ان غریب لوگوں کو چاہئے کہ وہ خود بھی حسب استطاعت حصہ لیں۔ صرف مال جمع کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر اس کے دین کیلئے قربانی کرنا مقصد ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کچھ رقم کی ضرورت پڑی اور جب کسی دوست کو کہا گیا کہ یہ ضرورت ہے اپنی جماعت میں تحریک کریں تو بجائے جماعت میں تحریک کرنے کے اپنی طرف سے انہوں نے وہ رقم مہیا کر دی اور تاثر یہ دیا کہ اس شہر کی جماعت نے یہ رقم دی ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی جماعت کے ایک دوسرے شخص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی جماعت نے عین ضرورت کے وقت بڑی مدد کی ہے اور جب ان کو پتا چلا کہ وہ قربانی تو ایک شخص نے ہی کی تھی تو باقی جماعت کے لوگ اس پہ ناراض ہوئے کہ ہمیں کیوں نہیں اس خدمت کا موقع دیا گیا۔ یہ ادائیگی کرنے والے منشی ظفر احمد صاحب تھے جنہوں نے اس وقت اپنی بیوی کا زیور فروخت کرکے یہ رقم مہیا کی تھی یقیناً ان کی بیوی بھی اس قربانی میں شامل تھی۔ تو ایسے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے جو خدا کی محبت کے حصول کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہتے تھے۔

گیمبیا کے عبدالرحمن صاحب کو اپنے بچے کی سکول فیس بھرنے میں بہت دشواری محسوس ہو رہی تھی لہٰذا انہوں نے سینٹرل مبلغ صاحب کو بتایا کہ بڑی مشکل پیش آ رہی ہے۔ مبلغ نے انہیں کہا کہ آپ مالی قربانی کریں، اللہ تعالیٰ آپ پہ فضل کرے گا۔ انہوں نے دوسو پچاس ڈلاسی چندہ وقف جدید ادا کر دیا کہتے ہیں کہ چندہ ادا کرنے کے ٹھیک ایک ہفتے کے بعد انہیں پانچ ہزار ڈلاسی ماہانہ اجرت پر ملازمت مل گئی جس سے وہ بآسانی اپنے بچے کی سکول فیس بھی ادا کر سکتے ہیں۔

گنی بساؤ کے مشنری صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست مونٹیرو کمارا صاحب کو ان کے وقف جدید کے وعدے کی ادائیگی کے حوالے سے توجہ دلائی گئی تو کہنے لگے کہ میرے پاس اس وقت چار ہزار فرانک سیفہ ہیں جو میں نے آج کے کھانے کیلئے رکھے ہوئے تھے۔ تو بہرحال انہوں نے وہی رقم چندے میں ادا کر دی اور کھانا کسی سے ادھار لے لیا۔ کہتے ہیں کہ اگلے دن ہی ان کی بیٹی شہر سے آئی جو ان کیلئے دو بوریاں چاولوں کی اور ایک کنستر تیل کا اور کچھ پیسے اور دوسری چیزیں لے کر آئی اور ان کو اس بات پہ یقین ہو گیا کہ جو پیسے میں نے اپنے کھانے کیلئے رکھے تھے اللہ تعالیٰ نے اس میں چندہ دینے کی وجہ سے ایسی برکت ڈالی کہ بیشمار چیزیں مجھے اگلے دن ہی کھانے کیلئے مل گئیں۔

قادیان سے مامون رشید صاحب سیکرٹری وقف جدید لکھتے ہیں کہ ایک صاحب ہیں سلیچہ صاحب ان کا اس سال چندہ وقف جدید بعض پریشانیوں کی وجہ سے بقایا تھا۔ ان کو توجہ دلائی کہ اب سال کا اختتام ہے اس کی جلدی ادائیگی کرو لیکن ان کے اکاؤنٹ میں اس قدر رقم نہیں تھی کہ مکمل چندہ ادا کر سکیں بلکہ کل رقم کا صرف تیس فیصد ہی اکاؤنٹ میں موجود تھا۔ موصوف بڑے فکرمند تھے کہ کس طرح مکمل ادائیگی کریں۔ آخر جو رقم اکاؤنٹ میں تھی وہی انہوں نے چندہ ادا کر دی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ طور پر چند ہی لمحات میں اکاؤنٹ میں اتنی مزید رقم آ گئی جس سے وہ بقایا بھی ادا کر سکتے تھے چنانچہ اسی وقت انہوں نے وہ رقم اپنے وعدے کے مطابق ادا کر دی اور کہتے ہیں میرے ایمان میں تقویت کا باعث بنا۔

انڈیا سے عبدالمحمود صاحب انسپکٹر وقف جدید ایک دوست کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی کریانے کی ہول سیل کی دوکان ہے۔ موصوف روزانہ دوکان کھولتے ہی سو روپیہ ایک صندوق میں باقاعدگی سے ڈالتے تھے جس سے اپنے وعدے کے مطابق چندے کی ادائیگی کر دیتے تھے۔ ایک دن دوکان میں خریداری کیلئے بہت کم لوگ آئے۔ اگلے دن انہوں نے دوکان کھولتے ہی تین سو روپے اس صندوق میں ڈال دیئے اور دل میں سوچا کیوں نہ آج اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ایسا ہوا کہ اسی دن دوپہر کے بعد میرے پاس آٹھ خریدار آئے۔ اللہ کے فضل سے اس دن کافی کمائی ہوئی اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب انسان پر خوش ہوتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ انسان دونوں ہاتھوں سے نہیں سنبھال سکتا۔

انڈیا سے انسپکٹر وقف جدید ہیں انہوں نے ایک بچی کا ذکر کیا ہے کہ وہ کئی سال سے باقاعدگی سے وقف جدید کا چندہ دیتی ہے اور ایک تھیلی میں پیسے جمع کرتی رہتی ہے نہ وہ بول سکتی ہے نہ سن سکتی ہے لیکن جو بھی اس کو رقم ملے وہ چندہ میں دیتی ہے۔ جب دوسروں کو چندہ دیتے دیکھتی ہے تو اس کو بھی شوق پیدا ہوا۔

حضور نے فرمایا: اب میں وقف جدید کے حوالے سے گزشتہ سال کے دوران جو وقف جدید کے چندے کی قربانیاں ہوئی ہیں ان کی رپورٹ پیش کروں گا اور نئے سال کا اعلان بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا باسٹھواں سال 31 دسمبر کو ختم ہوا اور نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے اس دوران جماعتہائے احمدیہ کو وقف جدید میں چھیانوے لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ گذشتہ سال سے یہ رقم پانچ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔

اس سال برطانیہ دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرفہرست ہے پھر پاکستان ہے پھر جرمنی ہے پھر امریکہ پھر کینیڈا پھر بھارت آسٹریلیا انڈونیشیا اور پھر مڈل ایسٹ کی دو جماعتیں ہیں۔

دس بڑی جماعتیں جن کا مقامی کرنسی میں گزشتہ سال کی نسبت اضافہ ہوا ہے ان میں انڈونیشیا سرفہرست ہے پھر جرمنی ہے پھر امریکہ ہے اسکے بعد تین بڑی جماعتیں ہیں۔ بھارت نے بھی کافی خاطرخواہ اضافہ کیا ہے اور کینیڈا برطانیہ اور مڈل ایسٹ کی جماعتوں اور پاکستان اور آسٹریلیا کی نسبت بھارت کی جو مقامی کرنسی میں اضافہ ہے قربانی کا، وہ ان ملکوں سے زیادہ ہے۔ اس لحاظ سے پانچویں نمبر پر بھارت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں جو شامل ہوئے ہیں ان کی تعداد ہے اٹھارہ لاکھ اکیس ہزار اور اس سال ان کا اضافہ نواسی ہزار ہے۔

بھارت کے صوبہ جات میں کیرالہ نمبر ایک پہ ہے، جموں کشمیر نمبر دو پہ، کرناٹک نمبر تین پھر تامل ناڈو پھر تلنگانہ پھر اڈیشہ پھر پنجاب پھر ویسٹ بنگال پھر دہلی پھر اتر پردیش۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کی جماعتیں یہ ہیں پاٹھا پریام نمبر ایک پہ پھر قادیان نمبر دو پھر حیدر آباد پھر کالی کٹ پھر بنگلور کیوبیٹور کولکتہ کیرولائی کیران پائن گاڈی۔

حضور انور نے فرمایا: بھارت پاکستان کی کشیدگی بڑھ رہی ہے بھارت میں اندرونی طور پر بھی خبروں کے مطابق حالات کافی خراب ہیں اور دنیا کی عمومی حالت بھی ایسی ہے کہ لگتا ہے یہ سب کہ اپنی تباہی کو آواز دے رہے ہیں۔ مڈل ایسٹ کے بھی حالات خراب ہو رہے ہیں۔ ایران اور امریکہ اور اسرائیل کی جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ مسلمان ملکوں میں آپس میں اتحاد نہیں ہے۔ پس دنیا کے تباہی سے بچنے اور خدا کی طرف آنے کیلئے دعا ہمیں بہت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور ان کو عقل اور سمجھ دے۔

نیا سال شروع ہوا ہے ہم ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہیں لیکن اندھیرے گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس اس سال کے بابرکت ہونے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو اس طرح بابرکت فرمائے کہ دنیا کی حکومتیں اپنی برتری ثابت کرنے کیلئے دنیا کو تباہی کی طرف نہ لے جائیں بلکہ دنیا میں امن اور انصاف قائم کرنے والی ہوں۔ اپنی ذاتی اناؤں میں پڑ کر اپنے ملکی مفادات کو حاصل کرنے کیلئے انسانیت کو تباہ کرنے کے درپے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ مسلمان ممالک آنحضرتؐ کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ جڑ کر آنحضرتؐ کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے میں مددگار بنیں اور توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں نہ کہ مسیح موعود کی مخالفت میں اتنے بڑھ جائیں کہ انتہا کر دی ہے اب تو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ حق ادا کرتے ہوئے دنیا میں توحید کا جھنڈا لہرانے والے ہوں اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانے والے ہوں اور اس کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو استعمال کرنے والے ہوں۔ اگر ہم یہ سوچ نہیں رکھتے اور اس سوچ کے ساتھ دعائیں نہیں کرتے اور اپنی دعاؤں کے ساتھ نئے سال میں داخل نہیں ہوئے تو ہمارے نئے سال کی مبارکبادیں سطحی مبارکبادیں ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔

پس نئے سال کی حقیقی مبارکباد ہم پر جو ذمہ داری ڈال رہی ہے اس کا ہر احمدی کو احساس ہونا چاہئے اور اس کے لئے اپنی تمام کوششوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہئے اور اپنی دعاؤں میں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں ایک خاص کیفیت پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے تبھی ہم اس سال کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے والے ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad